Regd. No. P/GDP. 6
Phone No. 35

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان

آپ ۱۰ رجون ۱۹۸۲ء کو مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ ۱۰ رجون ۱۹۸۸ء کو آپ نے تمام مکذبین کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ جس کے بعد اسلم قریشی کی بازیابی اور ضیاء الحق کی عبرتناک ہلاکت جیسے نشانات ظاہر ہوئے۔ ۲۳ رمارچ تا دسمبر ۱۹۸۹ء آپ کی زیرِ قیادت جماعتِ احمدیہ زمین کے کناروں تک صد سالہ جشنِ تشکر منا رہی ہے۔

(ایڈیٹر)

شبیہ مبارک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

ادارۂ تحریر
ایڈیٹر: عبد الحق فضل
نائب: قریشی محمد فضل اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۲ ہجرت سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران ملنے والی "تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ اور دن رات مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمدللہ

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں ؛

۱۹ شوال ۱۴۰۹ ہجری
مطابق
۲۵ ہجرت ۱۳۶۸ ہش
۲۵ مئی ۱۹۸۹ء

جلد ۳۸	شمارہ ۲۱

• شرح چندہ •

سالانہ	۶۰ روپے
ششماہی	۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک	۲۵۰ روپے
فی پرچہ	ایک روپیہ پچیس پیسے
خاص نمبر	۳ روپے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اِداریہ

> میں دو ہی مسئلے لیکر آیا ہوں اوّل خدا کی توحید کو اختیار کرو دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو
>
> (ملفوظات جلد نمبر ۲ صفحہ ۴۸)

خلافتِ راشدہ کی عظمت

احمدیت کی دوسری صدی کے پہلے "یوم خلافت" کے موقعہ پر نہایت عجز و انکسار سے ادارہ "بدر" سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں قلبی مسرت سے ہدیۂ تبرک پیش کر رہا ہے۔ کہ حضور انور کی بابرکت قیادت میں ہم تاریخ ساز جشنِ تشکر منا رہے ہیں۔ اور درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کثیر تعداد میں بلکتی ہوئی انسانیت کو حصار عافیت میں لے آئے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے ؛ ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

کرۂ ارض پر پائے جانے والے مسلمانوں کے تہتر فرقوں میں سے آج صرف جماعت احمدیہ کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ وہ ڈنکے کی چوٹ سے قرآن کریم کی آیت استخلاف کی مصداق ہے اور سورہ نور نے خلافت احمدیہ کے مقدس وجود میں ہمیں روشنی کا وہ پر عظمت مینار عطا فرمایا ہے جسکی نظیر کسی دوسرے مسلم فرقے میں تلاش کرنا غیر ممکن، ممتنع، اور محال امر ہے ؎

پلکوں پہ یوں سجی ہے ترے رخ کی چاندنی ؛ بھولے ہوئے ہیں مدتوں سے تیرگی کو ہم

۲۸/۳۰ سال قبل کی بات ہے راقم الحروف رانچی میں مبلغ تھا۔ وہاں جماعت اسلامی کے ایک شریف الطبع صدر زیر تبلیغ تھے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ کیا میں آپکے دفتر میں جا سکتا ہوں؟ فرمایا کیوں نہیں پرسوں ہمارا خصوصی پروگرام ہے اس میں آیئے۔

دفتر میں پہنچتے ہی حاضرین کی توجہ میری طرف مبذول ہو گئی ۲۵/۳۰ ممبران موجود تھے۔ ان کے سرگرم رکن مکرم مولوی عبدالقیوم صاحب نے بیٹھتے ہی مکالمہ کا آغاز کر دیا۔ جو قارئین "بدر" کی ضیافت طبع کے لئے قَالَ (اس نے کہا) اور قُلْتُ (میں نے کہا) کے عنوانات سے پیش خدمت ہے۔ قَالَ۔ آپ ہمیں کیا سمجھتے ہیں؟ قُلْتُ۔ مسلمان! قَالَ۔ آپ اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں؟ قُلْتُ۔ مسلمان! قَالَ۔ آپ بھی مسلمان ہم بھی مسلمان تو یہ ہنگامہ اور فتنہ کیوں برپا ہے۔ قُلْتُ۔ اس کا فیصلہ تو نہایت حکیمانہ انداز میں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں۔ کہ میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائیگی۔ کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَة کہ وہ سب کے سب جہنم میں جائیں گے صرف ایک فرقہ ناجی ہو گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ جبکہ یہ تہتر فرقے امتِ رسول میں تو یہ سب مسلمان بھی ہیں، کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ ان میں سے کسی فرقے کو بھی امت محمدیہ سے خارج قرار دے یا کسی کو غیر مسلم قرار دے۔ قَالَ۔ میں جماعت اسلامی کو پیش کرتا ہوں یہی ناجی فرقہ ہے اسے ناپ لیں۔ قُلْتُ اس کا مطلب یہ ہوا کہ رانچی کے جماعت اسلامی کے ممبران دن رات جہنمی علماء کی اقتداء میں نمازیں ادا کر رہے ہیں (رانچی کے سنی علماء نے فتویٰ دے رکھا تھا کہ جماعت اسلامی کے علماء کسی مسجد میں امام الصلوٰۃ نہیں بن سکتے البتہ سنی علماء کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتے ہیں) قَالَ۔ اسے چھوڑیئے میرا مطلب یہ ہے کہ جماعت اسلامی بھی ناجی فرقوں میں سے ایک ہے۔ قُلْتُ۔ آپ کا یہ بیان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے سراسر منافی ہے، کیونکہ ناجی فرقہ صرف ایک بتایا گیا ہے قَالَ۔ پھر آپ ہی بتایئے کہ ناجی فرقہ کون ہے؟ قُلْتُ۔ اس کا فیصلہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی حدیث میں فرما چکے ہیں۔ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ کہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طور طریق کو اختیار کرے گا وہ ناجی ہو گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلک یہ تھا کہ بیعت لے کر لوگوں کو اسلام میں داخل کرتے تھے اور ایک پاک جماعت تیار ہوتی جاتی تھی جب حضور پُرنور کا وصال ہوا تو صحابہ کرام نے بھی یہی طور و طریق اختیار کیا حضرت خلیفہ اولؓ کی نئے سرے سے صحابہ کرام نے بیعت کی اور اسی طرح ہر خلیفۂ وقت کی وفات پر صحابہ کرام نئے سرے سے خلیفۂ برحق کی بیعت کرتے تھے۔ یہی طور طریق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اختیار کیا کہ باذن الٰہی بیعت کا سلسلہ شروع کیا جب حضورؑ کا وصال ہو گیا تو احمدیوں نے صحابہ کرام کے طریق کو اختیار کیا کہ خلیفۃ المسیح کی بیعت نئے سرے سے کی اور ہر خلیفۂ وقت کے سانحہ ارتحال پر نئے سرے سے نئے خلیفۃ المسیح کی احمدی بیعت کرتے ہیں۔ اس طور و طریق سے جماعت اسلامی کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے جماعت اسلامی تو اتنی جرأت بھی نہیں کر سکتی کہ آیت استخلاف کی مصداق ہونے کا دعویٰ بھی کر سکے۔ دلائل دینا تو دور کی بات ہے بلکہ جماعت احمدیہ کے سوا بہتر فرقوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو آیت استخلاف کا مصداق ہونے کا دعویٰ بھی کر سکے۔ اس پر بڑے وقار کے ساتھ مجلس برخاست ہوئی اور سب حیرت زدہ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نکتہ کو اپنے اس منظوم کلام میں بیان فرما دیا ہے کہ ؎

مسیح وقت اب دنیا میں آیا ؛ خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا ؛ صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلادی ؛ فسبحان الذی اخزی الاعادی (درثمین)

(عبدالحق فضل)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں!

اور

میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔

کلمات طیبات حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین پر پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ اپنے قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی کو ظاہر کر دیتا ہے، اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں، تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے ...... سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک کہ میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو خدا پھر اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے۔ تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دنیا کے آخری دن ہیں۔ اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے، پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی ہے۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔" (الوصیت صفحہ ۷، ۸)

مامورین اور ان کے جانشینوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے جلوے دکھلاتا ہے

اُن کی ظاہری کمزوری اور ضعف کی حالت آشکار کر دکھاتی ہے کہ خدائی تائید ان کیساتھ ہے

خدا کی دستگیری ان کے لئے عجائب کام دکھلاتی ہے، اور یہی ہمیشہ ان کی پہچان ہوتی ہے

قدرت ثانیہ کے مظہر اول حاجی الحرمین سیدنا حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کا ایک پُر معارف ارشاد

" ذرا ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت پر غور کرو جب آپ نے دعوۃ حق شروع کی تنہا تھے جیب میں روپیہ نہ تھا۔ بازو بڑے مضبوط نہ تھے۔ حقیقی بھائی کوئی نہ تھا۔ ماں باپ کا سایہ بھی سر سے اٹھ چکا تھا۔ اور ادھر قوم کو دلچسپی نہ تھی۔ مخالفت حد سے بڑھی ہوئی تھی، مگر خدا کے لئے کھڑے ہوئے۔ مخالفوں نے جسقدر ممکن تھے دکھ پہنچائے۔ جلاوطن کرنے کے منصوبے باندھے۔ قتل کے منصوبے کئے۔ کیا تھا جو انہوں نے نہ کیا۔ مگر کس کو نیچا دیکھنا پڑا؟ آپ کے دشمن ایسے خاک میں ملے کہ نام و نشان تک مٹ گیا۔ وہ ملک جو کبھی کسی کے ماتحت نہ ہوا تھا آخر کس کے ماتحت ہوا۔ اس قوم میں جو توحید سے ہزاروں کوس دور تھی توحید پہنچادی اور نہ صرف پہنچا دی بلکہ منوادی۔ خوف کے بعد امن عطا کیا۔ ان کے بعد ان کے جانشین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوئے۔ آپ کی قوم جاہلیت میں بھی چھوٹی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم میں سے بھی نہ تھے۔ پھر کیونکر ثابت ہوا کہ خلیفہ حق ہیں، اسامہ کے پاس بیس ہزار لشکر تھا اس کو بھی حکم دے دیا کہ شام کو چلے جاؤ۔ اگر اسامہ کا لشکر موجود ہوتا تو لوگ کہتے کہ بیس ہزار لشکر کی بدولت کامیابیاں ہوئیں۔ نواح عرب میں ارتداد کا شور اٹھا۔ تین مسجدوں کے سوا نماز کا نام و نشان نہ تھا۔ سنبھالنا کچھ ہوا۔ پر خدا نے کیسا ہاتھ پکڑا.... کیسا خوف پیدا ہوا کہ عرب مرتد ہو گئے۔ مگر سب خوف جاتا رہا۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنائے تھے۔ اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ جب لوگ مامور ہو کر آتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی ہے۔ اس کے ہاتھ کا ننھا منہ دکھلا دیتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں محفوظ ہوتا ہے۔ یاد رکھو جس قدر کمزوریاں ہوں وہ سب معجزات اور الٰہی تائید میں ہیں۔ کیونکہ ان کمزوریوں ہی میں تائید الٰہی کا مزا آتا ہے۔ اور معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا کی دستگیری کیسا کام کرتی ہے۔ امیر دولت کے گھمنڈ سے مولوی علم کے گھمنڈ سے کوئی منصوبہ بازیوں اور حکام کے پاس آنے جانے کے گھمنڈ سے اگر کامیاب ہوتے ہیں، تو خدا کے بندے خدا کی مدد سے کامیاب ہوتے ہیں۔ ان کے پاس سرمایہ، علوم اور سفر کے وسائل نہیں ہوتے۔ مگر عالم ہونے کی لاف و گزاف مارنے والے ان کے سامنے شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے پاس کتب خانے اور لائبریریاں نہیں ہوتیں۔ وہ حکام سے جب کر ملتے نہیں مگر وہ ان سب کو نیچا دکھا دیتے ہیں۔ جو اپنے رسوخ اپنی معلومات کی وسعت کے دعوے کرتے ہیں۔ برادری اور قوم اس کی مخالفت کرتی ہے، مگر آخر یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی طرح ان کو شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ یہی ہمیشہ ان کی پہچان ہوتی ہے۔"

(خطبات نور جلد اول ص ۱۲ تا ۱۴)

خطبہ جمعۃ المبارک

سب سے اہم بات اس بابرکت مہینے سے متعلق یہ بیان فرمائی کہ اس میں قرآن کریم نازل ہوا

رمضان کے متعلق قرآن کریم کے نازل ہونے کا مطلب ہے کہ انسان رمضان میں جو زندگی گزارتا ہے وہ انسانی زندگی کا معراج ہے اور قرآن کریم ہمیں اپنے معراج تک پہنچانے کیلئے آیا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷ شہادت (اپریل) ۱۳۶۸ ہش ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد جاوید صاحب مبلغ سلسلہ دفتر پی۔ ایس لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر، کلیتاً اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔
(ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۖ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○
(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۶)

اور فرمایا:-

قرآن کریم کی جن آیات میں رمضان شریف کا ذکر موجود ہے، یہ اُن میں سے ایک آیت ہے جس کی میں نے آج آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔ اور ظاہر بات ہے کہ کیوں کی ہے؟ کیونکہ کل سے انشاء اللہ تعالیٰ انگلستان میں رمضان مبارک شروع ہونے والا ہے۔

قرآن کریم نے رمضان سے متعلق جو روشنی ڈالی ہے اس میں سب سے اہم بات اس بابرکت مہینے سے متعلق یہ بیان فرمائی کہ:

اس میں قرآن کریم نازل ہوا

هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى - تمام بنی نوع انسان کے لئے ہدایت ہے۔ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى - صرف اس میں عام ہدایت ہی نہیں بلکہ بہت کھلی کھلی اور غیر معمولی شان رکھنے والی ہدایت بھی موجود ہے — وَالْفُرْقَانِ - اور ایسی ہدایت ہے جو کھوٹے کھرے میں تمیز کرنے والی ہے۔ سچ کو جھوٹ سے نکھار نے والی ہے۔ روشنی کو اندھیروں سے ممتاز کر کے دکھانے والی ہے گویا ہدایت کا کوئی پہلو ایسا باقی نہیں جو قرآن کریم میں موجود نہ ہو اور یہ ہدایت رمضان شریف میں اتاری گئی۔

جیسا کہ پہلے بھی میں اس کے متعلق روشنی ڈال چکا ہوں کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام قرآن رمضان مبارک کے مہینہ میں ہی نازل ہوا۔ اور مکمل طور پر ایک ہی مہینے میں اس مبارک کلام کا نزول ہوا۔ بلکہ مراد یہ ہے یعنی اور بہت سی باتوں میں سے ایک یہ بھی مراد ہے کہ:

رمضان مبارک میں اس وحی کا آغاز ہوا۔

اور پھر رمضان مبارک میں جتنا جتنا قرآن کریم نازل ہوتا رہا، اس کی باقاعدہ دہرائی ہوتی رہی۔ اور ہر اگلے رمضان میں، جب قرآن کریم کا آغاز ہوا ہے، اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور اس وقت تک جتنی وحی نازل ہو چکی ہوتی تھی، اُسے دہراتے تھے، اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ شروع ہی سے قرآن کریم کے نزول کے ساتھ ترتیب کا ایک دور جاری تھا۔ اور وہ ساتھ ساتھ ہوتی چلی جارہی تھی۔ پھر آخر پہ جب قرآن کریم مکمل ہوا ہے تو جو رمضان بھی اس کے بعد آیا ہے اس میں مکمل قرآن کریم ایک ہی مہینے میں دہرایا گیا۔ ایک تو یہ مطلب ہے اس آیت کا۔

دوسرا اس کا مطلب یہ ہے کہ

اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ — رمضان وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم اُتارا گیا ہے۔ اب یہ ایک بڑا انوکھا اور عجیب سا مضمون ہے۔ قرآن کریم کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں دنیا جہان کے ہر قسم کے مسائل جن سے انسان کو دلچسپی ہو سکتی ہے یا دلچسپی نہ بھی ہو تو انسان کے لئے ضروری ہیں، وہ بیان فرما دیئے گئے ہیں۔ انسانی مسائل پہ جو کتاب محیط ہو اور اُس کا کوئی پہلو بھی ادھورا نہ چھوڑے تو اُس کے متعلق یہ کہنا کہ ایک مہینے کے بارے میں نازل کی گئی ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟

اس مضمون پر غور کرتے ہوئے میری توجہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ایک ارشاد کی طرف مبذول ہوئی جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان دنیا میں جتنی بھی نیکیاں کرتا ہے یا دوسرے اعمال بجالاتا ہے، وہ اپنی خاطر کرتا ہے۔ لیکن روزہ میری

خاطر رکھتا ہے اور روزے کی جزا میں خود ہوں یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی کی روایت ہے اور صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام سے لی گئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ :-

"روزہ کے علاوہ ابن آدم کا ہر عمل اُس کے اپنے لئے ہوتا ہے، صرف روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزاء ہوں۔ اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بُو بھی اللہ تعالیٰ کے حضور کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔"

اب ایک مسئلہ حل کرنے کے لئے میری توجہ جس ارشاد نبویؐ کی طرف مبذول ہوئی وہ اپنی ذات میں بھی ایک مسئلہ پیش کر رہا ہے اور خیال کو فکر کی ایک دعوت دیتا ہے کہ آخر یہ فرق کیوں دکھایا گیا ہے؟ ہر عبادت انسان کے اپنے لئے ہے اور صرف روزہ خدا کے لئے ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟

میرے نزدیک — اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ — کا مضمون اس حدیث میں بیان ہوا ہے۔ اور اب میں آپ کو فرق بتاتا ہوں کہ وہ کیا فرق ہے، جس کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے باقی ساری عبادات کو یا حکم کی بجا آوری کو یا مناہی سے رُکنے کو انسان کے اپنے لئے قرار فرمایا اور روزے کی عبادت کو خالصتاً اپنے لئے مقرر فرمایا۔

اگر آپ غور کریں تو خواہ وہ عبادتیں ہوں یا بعض اعمال کے کرنے کے احکام ہوں یا بعض برائیوں سے رُکنے کا ارشاد ہو۔ ان تمام امور کا بنی نوع انسان کے فائدے سے تعلق ہے اور ایک بھی حکم ایسا نہیں جو زائد ہو، ان معنوں میں کہ انسان کو اس کی ضرورت نہ ہو لیکن محض خدا کی خاطر وہ بجا لائے چنانچہ جتنی چیزیں حرام ہیں ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں جس کی حرمت توڑنے کے نتیجے میں انسان کو نقصان نہ ہو جتنی چیزیں فرمائی گئی ہیں کہ نہیں کرنی چاہئیں، خواہ وہ عبادات سے تعلق رکھتی ہوں یا معاملات سے تعلق رکھتی ہوں وہ تمام کی تمام بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے ہیں۔ تو اس حدیث نے ایک عظیم الشان مضمون ہمارے سامنے کھول دیا، یہ غور کرنے کے لئے کہ جتنی بھی عبادات ہیں یا احکامات ہیں یا بعض باتوں سے رُکنے کے متعلق ارشادات ہیں، ان تمام چیزوں کا بنی نوع انسان کے فوائد سے تعلق ہے اور جہاں بھی آپ ان میں سے کسی سے اعراض کریں گے کسی حکم کو توڑیں گے، اس کی بجا آوری میں غفلت کریں گے، وہاں بنی نوع انسان کے لئے کوئی نہ کوئی دکھ کا سامان پیدا کر دیں گے۔ اس پہلو سے جب میں نے غور کیا تو میں حیران رہ گیا۔ ایک بہت ہی عظیم الشان تفصیلی مضمون ہے کہ قرآن کریم کے احکامات اور سنت نبوی کی تشریحات میں ایک ادنیٰ سی چیز بھی ایسی معلوم نہیں ہوتی — معمولی سی چیز بھی!! ادنیٰ تو لفظ اس شان کے اوپر اطلاق ہونا ہی نہیں چاہیئے — ایک چھوٹی سی چیز جسے ہم ظاہر میں چھوٹی دیکھتے ہیں، وہ بھی ہمیں ایسی دکھائی نہیں دیتی جس کو ترک کرنے کے نتیجے میں بنی نوع انسان کو کوئی نقصان نہ پہنچ رہا ہو۔ پس بنی نوع انسان کی جنت — شریعت کی حدود میں رہنا اور اس پر عمل کرنا ہے اور جس وقت یہ جنت اختیار کر لی جائے۔ نازل تو ہو جاتی ہے شریعت کے ذریعہ جب یہ اختیار کر لی جاتی ہے تو بنی نوع انسان کی سوسائٹی بھی جنت بن جاتی ہے اور جنت نشان ہو جاتی ہے۔

پس وہ لوگ جو اپنے لئے اس دنیا میں جنتیں پیدا کرتے ہیں، یقیناً خدا تعالیٰ ان کے لئے اس جنت کے مشابہ لیکن اس سے بہت بہتر، "مُتَشَابِہاً" کے لفظ کو پیش نظر رکھ کر میں یہ بات بیان کر رہا ہوں، اُس جنت سے مشابہ لیکن اس سے بہت بہتر اُخروی زندگی میں جنت کا سامان مہیا فرماتا ہے اور اُن کے لئے جنت پیدا کر دیتا ہے۔ یہ تو مضمون ہے تمام احکامات سے تعلق رکھنے والا۔ روزے میں وہ کیا خاص بات ہے جو اس کے علاوہ ہے؟ چنانچہ جب ہم غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ

وہ ساری چیزیں جو روزمرّہ کی زندگی میں انسان کے لئے جائز ہیں، اور اُن کو چھوڑنے کا حکم نہیں ہے، وہ ساری چیزیں رمضان شریف میں خدا کی خاطر چھوڑی جاتی ہیں۔

یعنی وہ اگر نہ بھی چھوڑی جائیں تو بنی نوع انسان کو ان کے انفرادی لحاظ سے یا اجتماعی لحاظ سے اور باہمی معاملات کے لحاظ سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ مثلاً۔ قرآن کریم فرماتا ہے —

"کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا"

(سورۃ الاعراف : آیت نمبر ۳۲)

اگر رمضان نہ بھی ہوتا اور انسان اس تعلیم کے بغیر بھی — کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا — پر عملدرآمد کرتے رہتے تو انسانوں کے لئے کوئی نقصان نہیں تھا۔ کیونکہ اعتدال کے اندر رہتے ہوئے انسان کھائے اور پیئے یہ اس کے فائدے کی چیز ہے۔ تو رمضان میں جو چیز اُس نے چھوڑی وہ اپنی خاطر نہیں چھوڑی۔ وَلَا تُسْرِفُوْا کے تابع جو چیز اس نے چھوڑی وہ اس نے اپنی خاطر چھوڑی تھی۔ مثلاً کھانا کھاتے کھاتے حدّ اعتدال سے گزر کر جو چیز وہ کھاتا ہے، وہ اس کے لئے نقصان دہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا — کھاؤ، پیئو لیکن حدّ اعتدال سے نہ گزرو۔ جب وہ ایک مقام پر آ کے اپنے ہاتھ روک لیتا ہے مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو چاہیئے، جب وہ کھائے تو تھوڑی سی بھوک رکھ کر کھانا چھوڑ دے اس حد تک نہ کھاتا چلا جائے کہ سیری ہو جائے اور پھر طبعاً اس کا دل کھانے سے پھر جائے، بلکہ حقیقۃً ایسی حالت میں کھانا چھوڑے کہ ابھی کچھ اشتہاء باقی ہو۔ یہ ہے تو لَا تُسْرِفُوْا کی وہ تفسیر جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ہمارے سامنے بیان فرمائی — نہایت حسین تفسیر ہے اور علم طب کے لحاظ سے کھانے پینے کے معاملات میں اس سے بہتر مشورہ انسان کو نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ جب ہم سیر ہوتے ہیں تو اس سے کچھ عرصہ پہلے جبکہ ابھی بھوک باقی ہوتی ہے، ہمیں اپنی ضرورت کا کھانا مل چکا ہوتا ہے اور جو درمیان کا تھوڑا سا وقفہ ہے، اس میں جسم کو مہیا شدہ کھانا جو جسم کے اندر داخل ہو چکا ہے وہ مل تو چکا ہوتا ہے لیکن اس کی اطلاع جسم کے دوسرے نظام تک ابھی نہیں پہنچی ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ میٹھے میں تبدیل ہو کر، دوسری بعض چیزوں میں تحلیل ہو کر جسم کو ابھی پوری طرح یہ مطلع نہیں کرتا کہ ہاں تمہاری ضرورت پوری ہو چکی ہے۔ جب انسان ایسی حالت میں کھانا چھوڑ دیتا ہے کہ ابھی کچھ بھوک باقی ہے تو تھوڑی دیر میں، اطلاعیں پہنچنے کا جو یہ تھوڑا سا وقت لگتا ہے، یہ مکمل ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ میں بھوکا نہیں اُٹھا بلکہ میں پوری طرح سیر ہو چکا ہوں۔ اگر سیر ہو کر کھانا کھائے یعنی اپنی اطلاع کے مطابق جو براہ راست اُس کو مل رہی ہے تو دراصل وہ کچھ زیادہ کھا چکا ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد طبیعت میں جو بوجھ پڑتا ہے اور کسل پیدا ہو جاتا ہے اور انسان سمجھتا ہے کہ میں کچھ دیر اب کام کے قابل نہیں رہا۔ یہ اس حکم کی نافرمانی کے نتیجے میں ہے۔ پس اگر اس حکم کے اندر رہتے ہوئے یعنی لَا تُسْرِفُوْا کو پیش نظر رکھتے ہوئے انسان روزمرّہ کھانا کھائے تو ہرگز اس کے لئے نقصان کا موجب نہیں ہے۔

جب یہ بھی چھوڑ دے تو اپنے لئے تو نہیں چھوڑ رہا۔ خدا کی خاطر چھوڑ رہا ہے

اسی طرح روزمرہ کی عبادتوں کے لئے اُس نے جو وقت مقرر کیا ہؤا ہے وہ اُس کے لئے موزوں اور مناسب ہے۔ اس کی جسمانی صحت کے لئے بھی، اس کی روزمرہ کی عادات کے لئے بھی ضروری ہے کیونکہ لفظ "صلوٰۃ" میں ورزش کا معنی بھی پایا جاتا ہے۔ آپ پانچ وقت جب وضو کرتے ہیں، کلی کرتے ہیں۔ جو ان سے فارغ ہوتے ہیں تو یہ ساری چیزیں آپ کی صحت پر ایک نمایاں اثر پیدا کر رہی ہوتی ہیں۔ پھر اس کے بعد آپ کو عبادت میں اٹھنا بیٹھنا پڑتا ہے جسم کو مختلف شکلوں میں موڑنا تروڑنا پڑتا ہے۔ جن لوگوں کو پانچ وقت اسلامی نماز کی عادت نہ ہو، اُن کے اعضاء میں کئی پہلوؤں سے سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ میں نے دیکھا ہے، بعض نو مسلم جب آگے بیٹھتے ہیں تو بیچاروں کو بڑی مصیبت پڑتی ہے ہارٹلے پول (HARTLE POOL) میں جب میں گیا تو ایک بوڑھے نو مسلم انگریز نے مجھے بتایا کہ میں نے جب اسلام قبول کر لیا اور میں نے نماز شروع کی تو میں تو حیران رہ گیا کہ یہ میں اب کیسے کروں گا۔ یعنی دل چاہتا تھا لیکن جسم میں یہ استطاعت ہی نہیں تھی کہ اس طرح وہ اپنے آپ کو موڑ سکے اور نماز کے تقاضے پورے کرنے کے لئے بدن میں جو لچک چاہیئے، وہ موجود نہیں تھی لیکن اُس نے بتایا کہ پھر

> میرے ساتھ ایک معجزہ ہوا کہ دعا کے نتیجے میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف مجھے یہ طاقت مل گئی بلکہ اس سے پہلے کے جو آزار تھے وہ بھی دور ہو گئے۔

اس کے علاوہ میں نے بعض دوسرے دوستوں کو بھی دیکھا ہے، جب وہ نیا نیا اسلام قبول کرتے ہیں تو اُن کے لئے مسجد میں جانا، التحیات بیٹھنا تو بہت ہی مصیبت بن جاتا ہے اور مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔

پس یہ جو روزمرہ کی ہماری عبادت ہے اس میں جسمانی صحت کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے اور وہ لوگ جو باقاعدہ وضو کر کے نمازیں پڑھتے ہیں اور باقاعدگی کے ساتھ نمازوں کا حق ادا کرتے ہیں، سکون کے ساتھ نماز کے ہر حصہ میں ٹھہر ٹھہر کر نماز کو ادا کرتے ہیں، اُن کی جسمانی صحت نماز نہ پڑھنے والوں کی نسبت ہمیشہ بہتر رہتی ہے۔ پس ان سب امور میں جو عبادات سے ملتی ہیں۔ انسان کے اپنے فوائد موجود ہیں۔ پھر روزمرہ کی عبادات میں جیسا کہ میں نے بتایا ہے، آپ جاگتے رہتے ہیں۔ اپنے آپ کو عادت ڈال لیتے ہیں اور وہ جاگنا آپ کے لئے روزمرہ کے دوسرے فرائض ادا کرنے میں بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی جب عبادت کے مفہوم پر آپ غور کریں تو یہ بہت وسیع مضمون ہے کہ عبادت کرتے وقت، جو جو دعائیں آپ کرتے ہیں، جو جو آیات قرآنی آپ تلاوت کرتے ہیں یا دیگر ارکان کو ادا کرنے کے لئے ہدایات پر عمل کرتے ہیں۔ اُن سب کا آپ سے اور بنی نوع انسان کے فوائد سے براہ راست تعلق ہے اور اگر آپ وہ نہ کریں تو شدید نقصانات میں مبتلا ہو جائیں گے۔ لیکن رمضان کی زائد عبادتیں اگر آپ نہ بھی کریں تو کوئی نقصان نہیں ہے آپ نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے۔

قرآن کریم نے رمضان کی جو زائد ذمہ داریاں ڈال دی ہیں، وہ ایک ایسا حصہ ہے کہ اس کے بغیر بھی بنی نوع انسان نہایت عمدگی کے ساتھ اپنے معاملات کو سنبھالتے ہوئے زندگی گزار سکتے ہیں لیکن رمضان نے کچھ زیادہ ذمہ داریاں ڈال دیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک ہی مہینے میں قرآن کریم کی بار بار تلاوت کی جائے۔ عام وقتوں میں آپ کے لئے یہ ضروری نہیں سمجھا گیا بلکہ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (سورۃ مزمل: آیت ۲۱) تھوڑا سا جتنا بھی میسر آئے تم قرآن پڑھ لیا کرو۔ کافی ہے تمہارے لئے۔ تو کافی ہونے کے بعد کی جو چیز ہے جس کے بغیر بھی آپ آسانی سے زندہ رہ سکتے ہیں وہ آپ محض خدا کے لئے کرتے ہیں۔ وہ لوگ جن کو بعض دفعہ سارے سال میں بھی قرآن کریم ختم کرنے کی توفیق نہیں ملتی، رمضان کے ایک مہینے میں بار بار اس کا دور کرتے ہیں۔ پھر ایسے جائز حقوق ہیں، جن کو آپ محض خدا کی خاطر چھوڑتے ہیں اور ان کو چھوڑنا بنی نوع انسان کے لئے ضروری نہیں ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جہر بالسوء کو پسند نہیں فرماتا (سورۃ النساء: آیت ۱۴۹) اونچی آواز سے سخت کلامی کو پسند نہیں کرتا، سوائے اس کے کہ کسی پر زیادتی کی جائے۔ اگر وہ مظلوم ہے اور اس پر کسی نے زیادتی کی ہے تو اس کا یہ حق ہے کہ وہ اسی طرح اونچی آواز میں اس سے سختی سے کلام کرے اور اگر وہ چاہتا ہے تو اپنا بدلہ لے لے۔ عام حالات میں اگر یہ مضر بات ہوتی تو خدا اس کو روک دیتا یعنی بنی نوع انسان کی حفاظت کے لئے، اُن کے حقوق کی حفاظت کے لئے بعض دفعہ یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ کسی سخت کلام انسان کو کچھ نمونہ چکھانے کے لئے اُسی قسم کی سختی کا معاملہ اس سے کیا جائے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کلام میں جہاں کہیں سختی کی ہے، وہاں اس کی حکمت کو کھول کر بیان فرمایا ہے کہ بنی نوع انسان کے معاملات کی اصلاح کی خاطر اور لوگوں کو یہ احساس دلانے کے لئے دوسروں کے بھی احساسات ہیں۔ بعض دفعہ اُن لوگوں کے لئے کچھ سخت کلامی سے بھی پیش آنا پڑتا ہے جو بدکلامی میں حد سے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں تو عام حالات میں نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے۔

رمضان کے دنوں میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم یہ حق بھی چھوڑ دو۔ اور جب کوئی تم سے سخت کلامی کرے تو اس سے زیادہ کچھ نہ کہا کرو کہ

میں تو روزے دار ہوں[1]

خدا کے لئے میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ پس خدا کے لئے رمضان کا ہونا یہ مفہوم رکھتا ہے کہ گیارہ مہینوں میں زندگی کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے جتنے احکامات تھے، وہ اپنی ذات میں مکمل ہیں ان میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اگر اس مہینے میں بھی آپ ان پر عمل کرتے ہوئے وقت گزار لیتے تو بنی نوع انسان کو کوئی نقصان نہیں تھا یہاں آپ محض خدا کی خاطر، زائد تحفے کے طور پر، محبت کے رنگ میں اپنے اوپر جو زائد ذمہ داریاں ڈال رہے ہیں وہ اپنی خاطر نہیں کر رہے کیونکہ اس کے بغیر بھی آپ کی زندگی اچھی گزرتی تھی۔

پس خدا سے محبت کا مضمون ہے جو رمضان ہمیں سکھاتا ہے۔ ہماری ضرورت کی تمام چیزیں پوری ہو گئیں لیکن پھر اس سے زیادہ کچھ کر کے ہم اپنے رب کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ جتنی طاقتیں اس نے ہم کو دی ہیں، ان سب میں سے کچھ نہ کچھ اسی کو لوٹاتے ہیں۔ ہماری تمام وہ تکالیف جن کو دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے عظیم الشان نظام بنایا ہؤا ہے اور ہمیں اجازت دی ہوئی ہے کہ جائز طریق پر اُن تکالیف کو دور کریں۔ ہم کچھ عرصے کے لئے ان تکالیف کو دور نہیں کرتے بلکہ اپنے اوپر خود سہیڑ لیتے ہیں۔

بغیر مجبوری گرمی میں پیاس کو برداشت کرنا انسانی صحت کے

---

[1] صحیح البخاری۔ کتاب الصوم۔ باب هل يقول انّي صائم اذا شُتِم۔

لئے نہ صرف یہ کہ ضروری نہیں بلکہ بعض دفعہ سخت مضر ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ روزہ انسان کے اپنے لئے ہے یہ غلط ہے۔ بعض صورتوں میں بھوک کا مسلسل برداشت کرنا اتنا مضر ہوتا ہے کہ جو معدے اور انتڑیوں کے ماہر ڈاکٹر ہیں (ان میں سے ایک ہمارے سامنے بھی آج بیٹھے ہوئے ہیں[1]) وہ ایسے لوگوں کو کہہ دیں گے کہ بھئی! تم روزہ نہ رکھنا کیونکہ معدے میں السرز ہو جائیں گے۔ تیزابیت بڑھ جائے گی۔ اور کئی قسم کی مصیبتیں پیدا ہوں گی تو بعض ایسی باتیں بھی رمضان میں ہمارے سامنے آتی ہیں، جن کے متعلق انسانی علم ہمیں بتا رہا ہے کہ انسان کی اپنی خاطر نہیں ہے۔ جو بہت موٹے اور اچھے معدوں والے لوگ ہیں ان کو تو روزہ ضمناً فائدہ بھی دے دیتا ہے۔ لیکن عام آدمی جس کا جسم پہلے ہی ہلکا پھلکا ہے اور جس کو معدے کی کچھ تکلیف بھی ہے۔ اس کا معدہ زیادہ حساس ہے۔ اس کا روزہ رکھنا تو ایک مصیبت سہیڑنے والی بات ہے تو رمضان مختلف قسم کی ایسی آزمائشیں لے کے آتا ہے جن کے متعلق انسان عقلاً یہ کہہ سکتا ہے کہ ہمارے لئے مفید نہیں ہیں مگر خالصۃً لِلّٰہ کرتا ہے اس کے سوا ایک بھی عبادت نہیں جس کے متعلق آپ عقلاً یہ کہہ سکیں کہ ہمارے لئے مفید نہیں ہے۔ جہاں جس حد تک وہ مفید نہیں ہوتی وہاں اس حد تک خدا تعالیٰ رعایت دیتا چلا جاتا ہے اور رمضان میں بھی ایک موقعہ پر جا کر رعایت فرما دیتا ہے۔ یہ فرما دیتا ہے کہ اچھا! تم میری خاطر کرنا تو چاہتے ہو لیکن مجھے بھی تو تمہاری خاطر مقصود ہے۔ اس لئے جہاں سختی ذرا حد سے بڑھے، وہاں میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ اچھا! اب نہ رکھو۔ بعد میں رکھ لینا لیکن رکھنا ضرور، تاکہ تمہیں پتہ تو لگے کہ میری خاطر آرام چھوڑنا کیا ہوتا ہے اور میری خاطر بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرنا کیا ہوتا ہے۔ پس یہ وہ مضمون ہے جسے قرآن کریم نے اس آیت میں ہمارے سامنے پیش فرمایا اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اس مضمون کو ہمارے لئے حل کر دیا کہ یہ وہ ایسا مہینہ ہے جس میں، جس کے بارہ میں قرآن نازل ہوا ہے۔ اب میں اس مضمون کو اس کے ساتھ متعلق کر کے بتاتا ہوں۔

رمضان شریف کے مہینے میں روزمرہ کی عبادات اور روزمرہ کے انسانی حقوق اور روزمرہ کی انسانی ذمہ داریاں ادا کرنے کے علاوہ خدا سے تعلقات بڑھانے کے لئے تعلیم کا جو بھی معراج ہے، وہ بیان ہو گیا ہے۔ اور اس تعلیم کی آخری حدوں تک انسان عمل کرتا ہے۔ اس سے باہر دین کا کوئی حصہ باقی نہیں رہتا۔

رمضان شریف میں ہر انسان اپنے دین کی آخری حدوں کو چھو رہا ہوتا ہے

پس قرآن کریم کی تعلیم درجہ کمال تک بنی نوع انسان کو پہنچانے کے لئے جو کچھ پیش کر سکتی ہے، ہر انسان کے لئے رمضان شریف میں قرآن کریم کی وہ تعلیم اپنی مکمل صورت میں اس کے سامنے آ جاتی ہے۔ پس رمضان [illegible] کے متعلق قرآن کریم کے نازل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان رمضان میں جو زندگی گذارتا ہے وہ انسانی زندگی کا معراج ہے۔ اور قرآن کریم تمہیں اسی معراج تک پہنچانے کے لئے آیا ہے۔ اس پہلو سے اگر آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ہر شخص کا رمضان ہر دوسرے شخص سے مختلف ہے اور ہر شخص کا معراج الگ الگ ہے لیکن قرآن کریم ہر شخص کو اس کے معراج تک پہنچانے کی قدرت اور استطاعت رکھتا ہے۔ اگر اس سے آگے وہ تعلیم پیش کرتا ہے اور انسان اس کو قبول نہ کر سکے اور آگے نہ بڑھ سکے تو انسان کا قصور

[1] یعنی مکرم ڈاکٹر میر مبارک احمد صاحب آف نیویارک۔

ہے۔ قرآن کریم میں ہر پہلو سے انسان کی انتہائی ترقی [illegible] کے لئے جو کچھ ممکن ہو سکتا تھا، اس کے متعلق تعلیم موجود ہے اور چونکہ یہ انتہائی ترقی رمضان شریف میں ہو سکتی ہے! اور رمضان شریف ہی میں ہوتی ہے اور روزوں سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ اس لئے قرآن کریم گویا رمضان کے بارے میں نازل ہوا ہے یعنی ایک دوسرے کے ساتھ یہ منطبق ہو جاتے ہیں۔ باقی گیارہ مہینوں کے متعلق ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کے بارہ میں نازل ہوا ہے کیونکہ کچھ نہ کچھ حصہ باقی گیارہ مہینوں میں ایسا رہ جائے گا۔ جو رمضان میں ہو گا لیکن ان میں موجود نہیں ہو گا۔ قرآن کریم کے بعض پہلو انسان کو رمضان ہی میں معلوم ہو سکتے ہیں، اس کے علاوہ معلوم ہو ہی نہیں سکتے تو یہ مہینہ دراصل قرآن کا متبادل ہے۔ یعنی قرآنی تعلیم عملی طور پر جس مہینے میں اپنائی جا سکتی ہے، یہ وہ مہینہ ہے۔ پس اس پہلو سے اس آیت کا مطلب یہ بنا کہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ کہ یہ وہ مہینہ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نازل فرمایا گیا اور اس مہینے میں ہی نوع انسان کی ہدایت میں سے بھی اعلیٰ بینات اور کھلے کھلے روشن نشانات اور فرقان جو کھوٹے کھرے میں اور ظلمات اور روشنی میں تمیز کرنے والی چیزیں ہیں، وہ ساری نصیب ہو سکتی ہیں۔ پس وہ لوگ جو عام حالات میں گیارہ مہینہ میں صرف پہلی منزل پا سکتے ہیں۔ یعنی

هُدًی لِّلنَّاسِ کی منزل

رمضان مبارک ان کو آگے بڑھا کر بینات من الھدیٰ میں بھی داخل کر دیتا ہے اور پھر اس سے آگے بڑھ کر فرقان کے عظیم الشان مراتب بھی عطا فرماتا ہے۔ پس اس مہینے کی اس پہلو سے غیر معمولی قدر کی ضرورت ہے۔ مگر افسوس ہے کہ عام طور پر لوگ اس قدر اس مہینے کی قدر نہیں کرتے بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ محض بھوک پیاس کو برداشت کر لینا اور کچھ دیر کے لئے کھانے پینے سے رُک جانا، یہی رمضان ہے۔ یہ رمضان نہیں ہے۔ یہ ہے جو اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے۔ رمضان قرآن کریم ہے۔ قرآن کریم کی ساری تعلیمات ہیں۔ چھوٹی تعلیمات بھی اور بڑی تعلیمات بھی۔ معمولی نظر آنے والی بھی اور نہایت اعلیٰ درجے کی بھی۔ فرضی تعلیمات بھی اور نوافل کی تعلیمات بھی۔ اس لئے ان تعلیمات پر خصوصیت کے ساتھ رمضان میں عمل کرنا، جن کو انسان عام حالات میں ترک کر دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں ان کے بغیر بھی زندہ رہوں گا۔ یہ ہے رمضان۔ اسی لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ اگرچہ آپ رمضان کے علاوہ بھی گیارہ مہینے ہمیشہ بے حد سخی ہوتے تھے۔ بے حد غرباء کی خدمت کرنے والے اور ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرنے والے۔ محتاجوں پر رحم اور شفقت کرنے والے اور کثرت کے ساتھ ضرورت مندوں کو عطا کیا کرنے والے ہوتے تھے۔ مگر رمضان کے متعلق راوی بیان کرتے ہیں کہ یوں لگتا تھا جس طرح آندھی چل پڑی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خیرات کی رفتار میں رمضان میں داخل ہو کر اتنی تیزی پیدا ہو جاتی تھی جیسے سبک رفتار ہوا چل رہی ہو لیکن وہ ایک دم آندھی میں بدل جائے[1]۔ یہ وہ فرق ہے جس کے متعلق قرآن کریم کی یہ آیت ہمیں متوجہ کر رہی ہے کہ رمضان گویا قرآن کا متبادل ہے۔ تمہیں رمضان میں سے یوں گذرنا چاہیئے

[1] :- صحیح البخاری۔ باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (

گویا سارے قرآن میں سے گذر گئے ہو۔ گویا قرآن کریم اسی مہینے کی خاطر نازل ہوا ہے۔ قرآن کی ساری تعلیمات پر اس مہینہ میں عمل کرنے کی کوشش کرلو کیونکہ عام مہینوں میں یہ شاید تمہارے لئے ممکن نہیں ہوگا۔ پس اگر قرآن کریم کی ساری تعلیمات پر اس ایک مہینے میں عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے تو آپ اندازہ کریں کہ ہماری ذمہ داریاں کتنی وسیع ہو جاتی ہیں اور خصوصیت کے ساتھ نوافل کی ادائیگی کی طرف غیر معمولی توجہ کی ضرورت سامنے آتی ہے۔ تبھی میں نے گذشتہ رمضان میں احمدی خواتین کو نصیحت کی تھی کہ اپنے بچوں کو صرف روزے کی عادت نہ ڈالیں بلکہ

سحری کھانے سے پہلے نوافل کی عادت ڈالیں

اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض ماؤں کی طرف سے اطلاع ملی بعض بچوں کی طرف سے بھی ملی کہ ہمیں بڑا مزہ آیا۔ ہم نے نوافل شروع کر دیئے ہیں مگر بالعموم میرا یہ تاثر ہے کہ مغربی دنیا میں جو احمدی خاندان بس رہے ہیں، ان میں بچوں کو تہجد کی عادت نہیں ڈالی جاتی اور رمضان شریف یہ نعمت لے کر ہمارے سامنے آتا ہے بہت ہی اچھا موقعہ پیش آتا ہے۔

رمضان شریف میں ہم جو سیکھتے ہیں، اس میں سے کچھ حصہ باقی سارے سال پر بھی حاوی ہو جانا چاہیئے۔ اس طرح منزل بہ منزل رمضان شریف ہمارے معیار بلند کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ خصوصیت کے ساتھ وہ نصیحت ہے جسے آپ کو پیش نظر رکھنا چاہیئے پس کل جب ہم رمضان میں داخل ہوں گے، جن احمدی ماؤں تک میری آواز پہنچی ہے یا والدین تک یا بچوں تک براہ راست پہنچی ہے، وہ خصوصیت کے ساتھ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ ایک بھی احمدی دنیا میں ایسا نہ ہو جس کو رمضان شریف میں تہجد کی عادت نہ ہو۔ بعض لوگ اپنی مرضی کی بات تو قبول کر لیتے ہیں اور جو ذرا مشکل ہو یا مرضی سے باہر ہو وہ ان کو سنائی نہیں دیتی۔ رمضان میں سحری کھانا اصل میں رمضان نہیں ہے بلکہ سحری سے پہلے روحانی غذا کھانا یعنی نفل پڑھنا اصل رمضان ہے لیکن سحری کے متعلق بھی ہدایت ہے کہ "سحور کھایا کرو۔ اس میں برکت ہے"

(مسلم کتاب الصیام۔ باب فضل السحور)

چنانچہ ایک دفعہ ایک بڑھیا عورت کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ اٹھ کر سحری کھایا کرتی تھی اور روزہ کوئی نہیں رکھتی تھی تو اس سے کسی نے پوچھا کہ بی بی تم یہ سحری کھانے اٹھتی ہو، روزہ بھی رکھ لیا کرو۔ کہا! روزہ تو مجھ سے رکھا نہیں جاتا لیکن

سحری نہ کھاؤں تو کافر ہو جاؤں۔

کچھ تو مجھے برکت لینے دو۔ لیکن اصل برکت سحری کھانے میں نہیں ہے۔ اصل برکت اُن نوافل میں ہے جو رات کے وقت اُٹھ کر خدا کے حضور انسان کھڑے ہو کر ادا کرتا ہے اور ان کا روزمرہ کی زندگی سے ایسا تعلق نہیں کہ ان کے بغیر انسان روحانی طور پر زندہ نہ رہ سکے۔ وہ محض خدا کی خاطر ہوتے ہیں پانچ وقت کی نمازیں جو ہیں، وہ بنی نوع انسان کے معاشرے، اس کے اخلاق اسکی اندرونی صحت کی حفاظت کے لیے اس حد تک ضروری ہیں کہ اگر وہ نہیں پڑھے گا تو اسے کوئی روحانی بیماری مول لے لے گا کسی عارضے میں مبتلا ہو جائے گا۔ اس کے نتیجے میں کوئی کمزوری پیدا ہوگی۔ مگر اگر نفل نہ پڑھے تہجد کے وقت تو اس قسم کا کوئی خطرہ نہیں لیکن اگر پڑھے تو غیر معمولی فوائد ہیں رمضان المبارک سے تعلق رکھنے والے وہ فوائد کیا ہیں۔ اُن کے متعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

رمضان کے علاوہ انسان جتنی نیکیاں روزے کے علاوہ کرتا ہے اُس کی جزائیں مقرر ہیں اور ان کے بدلے اس کو دیئے جاتے ہیں لیکن رمضان سے چونکہ میری خاطر گذرتا ہے، روزے رکھتا ہے اس لیے رمضان کی نیکیوں کی جزا میں ہوں۔ کتنا عظیم الشان فرق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کے حضور مناجات میں عرض کرتے ہیں۔

واں کہ می خواہم ازتو نیز تُوئی

اے میرے آقا! مجھے تو اور کسی ثواب کی حاجت نہیں۔ واں کہ می خواہم از تو نیز توئی کہ میں تو تجھ سے جو چاہتا ہوں وہ تو ہی ہے۔ تو میرا ہو جا۔ پس جو شخص قرآن کے اعلیٰ مطالب کو پا لیتا ہے، اس کی نظر اس بات پر ہوتی ہے کہ میرا اجر خدا ہو۔ اور خدا اجر بنانے کے لئے روزے رکھنا اور رمضان میں سے اس کے تمام فرائض اور نوافل کا اختیار رکھتے ہوئے، ان کا حق ادا کرتے ہوئے اس سے گذرنا، یہ ضروری ہے۔ اس کے بغیر خدا جزا نہیں بنا کرتا۔ پس جب آپ رمضان سے اس طرح گزریں کہ خدا آپ کو مل جائے تو یہ وہ رمضان ہے جو سچا رمضان ہے۔ اگر رمضان سے اس طرح گذر جائیں کہ خدا کو پائے بغیر دوبارہ عام مہینوں میں داخل ہو جائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے رمضان دیکھا ہی نہیں۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ ... جو شخص تم میں سے رمضان کو دیکھتا ہے وہ روزے رکھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے روزے رکھے جسکی جزا میں ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق۔ پس یہ وہ آخری فیصلہ کن مرحلہ ہے جسکی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

ہر رمضان سے گذرنے کے بعد آپ کو خصوصیت کے ساتھ اپنے سامنے یہ سوال اٹھانا چاہیئے کہ کیا یہ رمضان جس طرح آپ نے گذارا، اسکی جزا خدا تعالیٰ ہے؟ کیا میں نے محسوس کیا ہے کہ اس رمضان کے بعد خدا میرا ہو گیا ہے۔ اگر اس کا جواب ہاں میں ملتا ہے اور انکسار کے طور پر آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ مجھے محسوس ہوتا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا یقیناً کہ خدا میرا ہو گیا۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ خدا میرا ہو رہا ہے تو پھر یقیناً آپ کا رمضان سچا ہے ورنہ اس رمضان میں تو ایسی خامیاں ہیں کہ اسے عام مہینوں سے مختلف نہیں کیا جا سکتا اس بات پر غور کرتے ہوئے ایک آسان حل میں نے سوچا ہے۔ وہ زیادہ آسانی کے ساتھ معلوم ہو سکتا ہے۔ بجائے اس کے کہ آپ یہ سوچیں کہ خدا میرا ہو گیا ہے کہ نہیں۔ اگر آپ رمضان کے دوران اور رمضان کے بعد بھی۔

یہ سوچیں کہ آپ خدا کے ہو گئے ہیں کہ نہیں تو

اس کا جواب آپ آسانی سے پا سکتے ہیں کیونکہ اپنے نفس کے حوالے سے یہ جواب ہے۔ ایک ایسی چیز کے حوالے سے یہ جواب ہے جو آپ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ آپ کے ذاتی علم میں ہے، اس سے زیادہ سوائے خدا کے اور کسی کے علم میں نہیں ہے۔ پس اگر آپ خدا کے ہو چکے ہیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا یقیناً آپ کا ہو چکا ہے۔ اس لیے کسی فرضی خیالی اندازے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنے روزمرہ کے حالات پر جب آپ رمضان شریف میں غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ خدا یکدم نہیں کسی کا بنا کرتا اور نہ آپ یکدم خدا کے بنا کرتے ہیں۔ یہ تو ایک ایسا سفر ہے جو قدم قدم بھی کیا جاتا ہے اور تیز رفتاری کے ساتھ بھی اختیار کیا جاتا ہے لیکن اس کی منازل معین طور پر طے ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں قطعی طور پر انسان کو معلوم ہوتا ہے

آپ جب خدا کے ہوں گے تو آپ کو وہ علامتیں معلوم ہوں گی جن کے نتیجے میں آپ خدا کے بن رہے ہیں، خالصةً خدا کی خاطر آپ اپنی بعض کمزوریاں دور کر رہے ہوں گے۔ خالصةً خدا کی خاطر آپ بعض نیکیاں اختیار کر رہے ہوں گے اور اٹھتے ہوئے قدم معلوم ہوں گے، اس میں کونسی اندازے اور فرضی بات ہے کہ شاید میں ہو گیا ہوں، یا شاید میں نہیں ہو گیا۔ آپ خدا کے بن رہے ہوں گے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ خدا کے بن رہے ہیں۔ یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں، اس میں ایک ادنیٰ ذرہ بھی شک کا نہیں ہے کہ جس جس معاملے میں آپ خدا کے ہو رہے ہوں گے اس معاملے میں خدا یقیناً آپ کا ہو رہا ہوگا۔ جب آپ خدا کے ہو جاتے ہیں اور خدا پھر آپ کا ہوتا ہے تو پھر وہ اس میں اپنے بعض نشان ظاہر بھی فرماتا ہے اپنے پیار کی بعض علامتیں ظاہر کرتا ہے۔ قطعی طور پر انسان اپنی ذات کے حوالے سے پہلے یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ کہیں میں خیالی دنیا میں تو نہیں رہ رہا۔ لیکن اس کے بعد جو کچھ خدا کی طرف سے ملتا ہے وہ روحانی رزق کے طور پر عطا ہوتا ہے اور پھر انسان رمضان میں سے گذر کر سارا سال اس رزق کو کھاتا رہتا ہے۔ وہ پھر ایسی چیز نہیں جو بعد میں آپ سے اپنا تعلق توڑ لے۔ پس کل جو رمضان شروع ہونے والا ہے اس میں ان نصائح کے پیش نظر دعا کرتے ہوئے داخل ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس رمضان کو صحیح معنوں میں اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جس طرح حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے متوجہ فرمایا ہے، یہ رمضان ہم حقیقتاً خدا کی خاطر گذاریں۔ اور اس کے نتیجے میں خدا ہمارا ہو جائے اور

اس میں یہ پیغام مضمر ہے کہ تمہیں اگلا رمضان میں خدا کا ہونا پڑے گا اس کے بغیر خدا تمہارا نہیں ہو سکتا۔ اس شان کے ساتھ اگر ساری جماعت احمدیہ اس رمضان سے گذر جائے تو اس سے بہتر اگلی صدی کا پہلا رمضان آپ نہیں منا سکتے۔

سب کچھ آپ کو مل گیا۔ وہ وعدے جو ایک سو سال کے بعد پورے ہونے ہیں جن کی خوابیں آپ دیکھتے ہیں یا ہزار سال کے بعد پورے ہونے ہیں یا دس ہزار سال کے بعد پورے ہونے ہیں آپ کی ذات میں اس دن پورے ہو جائیں گے جس دن آپ خدا کے ہو چکے ہوں گے۔ جب سب کچھ آپ کا ہو گیا پھر موعین آپ ہی موعین ہیں پھر آپ کو اور کیا ضرورت ہے کہ پھر ہوں یا نہ ہوں، آپ ان سے بے نیاز ہو جائیں گے۔ آپ کو یقین ہے کہ وہ وعدے ضرور پورے ہوں گے۔ لیکن آپ اس لحاظ سے ان سے ضرور بے نیاز ہو چکے ہوں گے کہ آپ نے اپنی ذات میں وہ وعدے پورے ہوتے دیکھ لئے ہوں گے۔

پس یہ وہ اہم رمضان ہے جس کے لئے میرے دل میں ایک طوفان اٹھا ہوا ہے کہ کسی طرح جماعت کو یہ بتا دوں کہ اس اگلی صدی کے پہلے رمضان میں آپ اس رمضان کو نہ ختم ہونے دیں جب تک آپ کا وجود اپنے لئے ختم نہ ہو جائے اور خدا کے لئے نہ ہو چکا ہو۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ کس شان کے ساتھ خدا آپ کا بنتا ہے اور کس شان کے ساتھ دنیا پھر آپ کے پیچھے لگتی ہے۔ اقدام کے پیچھے چلی جاتی ہے۔ کوئی مشکل باقی نہیں رہتی۔ کوئی پہاڑ کی بلندی پہاڑ کی بلندی نظر نہیں آئے گی۔ آپ کے قدموں کے نیچے بلندیاں ہوں گی آپ کے قدموں کی برکت سے زمین کی چوٹیاں بنائی جائیں گی۔ آپ وہ ہوں گے جو بلندیاں عطا کرنے والے ہوں گے آپ بلندیاں مانگنے والے نہیں رہیں گے۔ پس خدا کرے کہ آپ کو اور مجھے اس قسم کا رمضان نصیب ہو۔ جس کے بعد خدا ہمارا ہو جائے۔ جب خدا ہمارا ہوگا۔ تو خدا کی دنیا پھر ہماری ہی ہے۔ کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔

تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہدین یا ان کے لواحقین متوجہ ہوں

تحریک جدید کے دفتر اول کے تمام مجاہدین یا ان کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت اپنے یا اپنے بزرگوں کے بند کھاتہ جات بحال کروائیں اس ضمن میں دفتر ہذا سے خط و کتابت کر کے ہمیں ان مجاہدین کے پتہ جات سے مطلع فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواستہائے دعا

● مکرم محمد معین الدین صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ چندا پور تحریر فرماتے ہیں کہ میری صحت تقریباً ایک ہفتہ سے پیر کے درد کی وجہ سے خراب ہے علاج جاری ہے لیکن کوئی افاقہ معلوم نہیں ہو رہا ہے ڈاکٹر کا مشورہ ہے کہ اپریشن کیا جائے۔ خصوصی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اسی طرح آپ دوسرے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ چندا پور نے امروز مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء صد سالہ جشن تشکر کے دن مسجد احمدیہ چندا پور کا سنگ بنیاد رکھا اور ساتھ ہی تعمیر کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے شروع کیا گیا۔ اس وقت فرش اور دیواریں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو چکی ہیں اب چھت کا کام باقی رہ گیا ہے۔ مسجد کی تکمیل کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

دعائے مغفرت

افسوس کہ محترم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب سابق مبلغ آف علاقہ لولاب کشمیر مورخہ ۸۹/۵/۱۰ کو دل کے شدید حملہ سے قادیان میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد وقف جدید کے تحت بطور معلم مقامی تبلیغ ہی موضع کامیکی تحصیل و ضلع امرتسر میں تعینات تھے۔ وہاں نو مسلم گھرانوں کی ایک مختصر مخلص جماعت تھی۔ وہاں جسم پر ایک انفکشن ظاہر ہونے کے بعد بیماری کی حالت میں ۵/۲ کو ایک عزیز نوجوان کے ہمراہ قادیان آ گئے۔ مقامی طور پر علاج ہو رہا تھا اچانک ۵/۱۰ کو اذان فجر کے وقت شدید دل کا دورہ ہوا۔ ہر قسم کی ڈاکٹری امداد کے باوجود شام چار بجکر دس منٹ پر داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے احمدیت کی خاطر بڑی صعوبتیں برداشت کیں جو آخر دم تک سوشل بائیکاٹ کی شکل میں قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ مرحوم موصی تھے اسی روز ۵ بجے بہشتی مقبرہ کے قطعہ ۶ میں تدفین عمل میں آئی۔

(خاکسار محمد عبید اللہ سابق نائب ناظر اعلیٰ قادیان)

جماعتہائے احمدیہ بھارت میں صد سالہ جشن تشکر کی شاندار تقاریب!

☆ جماعت کے ہر طبقہ میں غیر معمولی جوش اور ولولہ ☆ جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد ☆ پیغام حضور انور کی وسیع اشاعت اور تقسیم ☆ مساکین، یتامیٰ اور اسیران کو بھی خوشیوں میں شریک کرنے کا بابرکت پروگرام ☆ تمام ذرائع ابلاغ ریڈیو۔ ٹیلیویژن اور پریس کے ذریعہ وسیع تشہیر اور قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے۔

تلخیص از: مکرم مولوی محمد انعام غوری صاحب ایڈیشنل سیکرٹری جوبلی کمیٹی قادیان

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہندوستان کی جماعتوں سے صد سالہ جشن تشکر کے ولولہ انگیز آغاز پر طے شدہ پروگرام کے مطابق جو تقاریب منائی گئیں اُس کی تفصیلی رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں جن سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نئی صدی کے آغاز پر جماعتوں میں غیر معمولی جوش اور ولولہ پیدا ہو چکا ہے اور جماعت کے ہر طبقہ مرد، عورتیں اور بچوں نے یکجان ہو کر تمام تقاریب کو شایانِ شان طریق پر منانے کے لئے کوشش کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت اِن تقاریب میں عطا فرمائی ہے کہ ہندوستان کے شمال سے جنوب تک اور مشرق سے مغرب تک جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں بلند کی گئی حمد و ثنا کے ترانے گونج رہے ہیں اور جماعت کی بین الاقوامی حیثیت ایک نئی شان کے ساتھ تمام علاقوں میں ظاہر ہوتی ہے جس کو اپنوں اور بیگانوں نے بھی محسوس کیا۔ حتیٰ کہ بعض جگہوں پر مخالفین سے برداشت نہ ہو سکا اور وہ اپنے دل کی بھڑاس نکالنے پر مجبور ہوئے لیکن کسی جگہ وقتی طور پر کوئی رکاوٹ پڑی بھی ہو تو ہو ورنہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتی تقاریب پر ان مخالفتوں کا کچھ اثر نہ ہوا بلکہ جماعتی تقاریب کی مزید تشہیر کا موجب ہوا۔

پورے ہندوستان میں تمام ذرائع ابلاغ ریڈیو۔ ٹیلیویژن اور اخبارات نے صوبائی سطح پر بھی اور ملکی سطح پر بھی پوری دلچسپی کے ساتھ ملک کی سیکولر روایات کے مطابق جماعت کی خبروں کو تعارف اور تصاویر کے ساتھ تفصیل سے شائع اور نشر کیا جس سے ملک کے لاکھوں افراد جماعت احمدیہ سے متعارف ہوئے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی اور دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ پریس و پبلسٹی کا جو کام جماعت لاکھوں روپے خرچ کر کے بھی نہ کر سکتی تھی وہ بغیر کسی خرچ کے نہایت شاندار رنگ میں ظاہر ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جماعتوں کی طرف سے موصولہ تفصیلی رپورٹوں کو بعینہٖ پیش کیا جائے تو کئی صفحات میں سمیٹی جا سکیں گی اس لئے اختصار کے پیشِ نظر موصولہ رپورٹوں کے خلاصے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ تمام جماعتوں نے پروگرام کے مطابق نفلی روزہ۔ نماز تہجد۔ صدقات و قربانی کا اہتمام اور حسبِ توفیق و حسبِ حالات شایانِ شان طور پر چراغاں کرنے اور اس جشن اور اپنے جماعتی وجود کو ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ اِن امور کا انفرادی طور پر ذکر نہیں کیا جا رہا ہے۔ کوئی گاؤں کوئی شہر جہاں جماعت کے چند افراد بھی رہتے ہوں ایسا نہ رہا جہاں چراغاں نہ کیا گیا ہو۔ نفلی روزہ۔ نماز تہجد اور صدقات کا اہتمام نہ کیا گیا ہو۔ چراغاں کے سلسلے میں جہاں برقی لہر سے استفادہ کیا جا سکتا تھا وہاں رنگ برنگے قمقموں سے مساجد و جماعتی عمارات اور گھروں کو بقعۂ نور بنایا وہاں کئی جگہوں پر ہزارہا کی تعداد میں مٹی کے دیئے روشن کئے گئے اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ کشمیر کے بعض دیہات میں جہاں پوری آبادی احمدیوں پر مشتمل ہے ۳۰-۴۰ کلو میٹھا تیل استعمال کر کے چراغاں کیا گیا۔

موصولہ رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اِن تقاریب کو کامیاب بنانے میں جماعت کا ہر طبقہ مرد بھی اور عورتیں بھی بچے بھی اور نوجوان بھی سب کے سب پورے جوش و جذبہ کے ساتھ مصروف تھے۔ اس لئے اب چند ناموں کا ذکر کرنے کا سوال نہیں رہا۔ اب تو یہ ہے کہ کس نام کا ذکر کیا جائے اور کس کو چھوڑا جائے۔ ایک جماعت میں مثلاً جلسہ یوم مسیح موعودؑ میں چند احباب تقریریں کر رہے تھے تو دوسری طرف چند احباب ضیافت اور گوشت کی تقسیم کے کاموں میں مصروف تھے۔ جن احباب کو شعبہ جات کے اخبارات کے انچارج یا دیگر ذمہ داریوں کے کاموں کی بجا آوری کے سلسلے میں نمایاں کام کرنے کا موقع ملا ان کے ناموں کا بھی ذکر کیا جائے تو ایک لمبی تفصیل بن جاتی ہے۔ اس لئے ناموں کے ذکر کو اختصار کے پیشِ نظر بھی ترک کر دیا گیا ہے جہاں کوئی خاص ضرورت محسوس ہوئی وہاں متعلقہ نام کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ اس رپورٹوں کے خلاصے درج کرنے سے قبل ہندوستان کی ہر چھوٹی اور بڑی جماعت کے تمام افراد کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے غیر معمولی فضلوں سے نوازے اور نئی صدی جو غلبۂ اسلام کی صدی ہے اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کا اہل بنائے۔

رپورٹوں کے خلاصے پانچ ذیلی عنوانات کے تحت جماعت وار درج کئے گئے ہیں۔ تاکہ ایک پروگرام کے تحت تمام جماعتوں کی کارگزاری ملاحظہ میں آ سکے۔ اور وہ عنوانات یہ ہیں۔

۱۔ جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد۔
۲۔ مساکین۔ یتامیٰ اور اسیران کو کھانا کھلانے وغیرہ کا پروگرام۔
۳۔ پریس و پبلسٹی۔
۴۔ بچوں کے پروگرام۔
۵۔ پیغام حضور انور کی اشاعت

جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد

☆ قادیان کے عظیم الشان جلسہ یوم مسیح موعودؑ کی علیحدہ تفصیلی رپورٹ قبل ازیں پیش کی جا چکی ہے۔

یو۔پی۔ اُتر پردیش

۱۔ لکھنؤ

۲۳ مارچ کو گنگا پرشاد میموریل ہال امین آباد لکھنؤ میں جلسہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت ایک غیر احمدی دوست محترم مرتضیٰ حسین صاحب سابق جسٹس اور لوک آیکت یو۔پی نے بطورِ خصوصی مہمان کی۔ احمدی مقررین کے علاوہ جناب پی۔ جی۔ کمدانی جی ڈائریکٹر یو۔پی حالیاتی اقلیتی کارپوریشن اور وقار رضوی ڈائریکٹر اور جناب پی۔ کے جندل اور بھیا جی مہاجن کارکن نے بھی خطاب کیا اور محترم مہمانِ خصوصی نے اپنی صدارتی

تقریر میں کہا کہ امام جماعت احمدیہ کے پیغام سے ثابت ہے کہ یہ جماعت اسلام اور انسانیت کی خدمت کی راہ پر گامزن ہے۔

۲۔ بنارس ۲۳؍مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد کیا گیا جس میں جماعت کے سب افراد مرد و زن نے شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر شیرینی تقسیم کی گئی۔

۰۔۔ ۲۷؍مارچ کو لجنہ اماء اللہ بنارس نے مکرم سمیع خانصاحب کے مکان پر علیحدہ جلسہ کا اہتمام کیا۔

۳۔ امروہہ ۲۳؍مارچ کو محلہ میں مناسب جگہ پر اسٹیج تیار کر کے جلسۂ عام منعقد کیا گیا جس میں احباب جماعت کے علاوہ مخالفت کے باوجود چالیس سے زائد غیر از جماعت افراد نے شرکت کی۔ حاضرین جلسہ میں اور غیر احمدیوں کے گھر گھر جا کر شیرینی تقسیم کی گئی۔ تمام جماعت اور مدعوئین کے لئے رات کے کھانے کا اجتماعی طور پر انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ احباب جماعت کے علاوہ بعض غیر از جماعت افراد نے اس دعوت میں شرکت کی۔

۰۔۔ ۲۷؍مارچ کو لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام علیحدہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں غیر از جماعت مستورات اور بچوں نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں تقاریر کے علاوہ ناصرات کے علمی مقابلے بھی کروائے گئے۔ شرکاء جلسہ میں پھل تقسیم کئے گئے۔

۰۔۔ ۲۶؍مارچ کو خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ میں جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔

۴۔ مسکرا ۲۳؍مارچ کو بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ منعقد کیا گیا جو رات ۲ بجے تک جاری رہا۔ احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۵۔ شاہجہانپور ۲۵؍مارچ کو احمدیہ مشن ہاؤس شاہجہانپور میں جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اور ۲۶؍مارچ کو اودے پور کٹیا میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور جماعت اودے پور نے تمام احباب کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا۔

بہار

۱۔ بھاگلپور ۲۳؍مارچ کو شاندار رنگ میں جلسہ منایا گیا جس میں بھاگلپور کی جماعت کے علاوہ برہ پورہ، مونگھیر، خانپور ملکی اور بلاری وغیرہ جماعتوں کے افراد نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر سب مقامی احمدی اور مہمانوں نے مل کر کھانا کھایا۔

۰۔۔ ۲۳؍مارچ کو لجنہ اماء اللہ بھاگلپور نے جلسہ کا انعقاد کیا اور جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۲۔ برہ پورہ ۲۳؍مارچ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ شروع کیا گیا لیکن مخالفین کے بلوہ اور نقص امن کے خیال سے جلسہ ملتوی کرنا پڑا۔

۰۔۔ ۳۰؍مارچ کو لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام جلسہ منعقد کیا گیا جو بہت کامیاب رہا اس میں غیر احمدی و غیر مسلم مستورات نے بھی شرکت کی۔

۳۔ خانپور ملکی ۲۳؍مارچ کو مسجد احمدیہ کے صحن میں شامیانے اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام کر کے وسیع پیمانے پر جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔

۴۔ جمشید پور ۲۳؍مارچ کو صبح ہی سے پروگرام شروع ہو گئے سب سے پہلے حضور انور کی ویڈیو کیسٹ دکھائی گئی پھر اطفال خدام و ناصرات نے اسپورٹس میں حصہ لیا۔ شام چھ بجے جلسہ یوم مسیح موعود شروع ہوا۔ جس میں غیر احمدی، غیر مسلم افراد اور اخباری نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ احمدی مقررین کے علاوہ جناب سلیل کمار (SALILKAR) جو سنگھ بھوم ڈسٹرکٹ کونسل کے جنرل سیکرٹری ہیں بھی تقریر کی۔ انگریزی اور ہندی کے کثیر الاشاعت اخبارات میں جلسے کی خبر شائع ہوئی۔ اس مبارک دن ۵ افراد پر مشتمل ایک غیر احمدی فیملی کو بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

۵۔ دیوگھر ۲۳؍مارچ کو دیوگھر میں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا جب کہ اس تاریخی دن ۵ افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی جو مکرم سید عبد الباقی صاحب انچارج دیوگھر کے زیر تبلیغ تھے۔

۶۔ بلاری اگرچہ یہاں چھوٹی سی جماعت ہے لیکن صدر صاحب جماعت کی دعوت پر بھاگلپور، خانپور ملکی اور مونگھیر اور دیوگھر سے احمدی احباب تشریف لائے اور وسیع پیمانے پر ۲۳؍مارچ کو جلسہ منعقد کیا گیا تعلیم یافتہ غیر مسلم بھی اس جلسہ میں شریک ہوئے اور تقاریر سے متاثر ہو کر شری ایم این جھا مینیجر یوکو بینک [illegible] نے خاص طور پر [illegible] جماعت کے متعلق اپنے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ مکرم سید عبد الباقی صاحب دیوگھر سے نو مبائعین کے ہمراہ تشریف لائے اور ان کی وجہ سے زیادہ حاضرین کی تعداد ہو گئی۔

۰۔۔ ۲۴؍مارچ کو لجنہ اماء اللہ بلاری نے بڑے اہتمام سے جلسہ کیا جس میں غیر از جماعت مستورات کو مدعو کیا۔ چنانچہ ۳۵ غیر از جماعت مستورات نے شرکت کی اور جلسہ کی کارروائی کو آخر تک سنا۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرات کی ناشتہ اور چائے سے تواضع کی گئی۔

۷۔ سمالیہ رانچی ۲۳؍مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود کا اہتمام کیا گیا جس میں غیر از جماعت احباب نے ۵۰ کی تعداد میں شرکت کی۔ بعد نماز مغرب و عشاء تا رات ۱۱ بجے تک یہ جلسہ جاری رہا۔

بنگال

۱۔ کلکتہ ۲۳؍مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کے احاطہ میں نئے تعمیر شدہ وسیع نمائش ہال میں جلسہ کا اہتمام کیا گیا جس میں غیر احمدی جسٹس ایس ایم مسعود صاحب مہمان خصوصی کے علاوہ ڈاکٹر ہیرا لال صاحب چوپڑہ کلکتہ یونیورسٹی کے شعبہ فارسی کے سابق صدر اور آل انڈیا سینٹ سمیلن کے جنرل سیکرٹری شری برمند پرشاد بھٹاچاریہ نے شرکت کی۔ احمدی مقررین کے علاوہ ان احباب نے بھی تقاریر کیں اور جماعت کے بارہ میں اپنے نیک تأثرات کا اظہار کیا۔ جلسہ میں غیر مسلم اور غیر احمدی افراد نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ جلسہ کے دوسرے دن قریباً ایک درجن اردو۔ انگریزی اور بنگلہ روزناموں اور ہفت روزہ اخبارات میں تفصیل سے خبریں شائع ہوئیں۔

۰۔۔ ۲۵؍مارچ کو لجنہ کے زیر اہتمام اور ۲۶؍مارچ کو مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام علیحدہ جلسوں کا اہتمام کیا گیا۔

۲۔ چھوٹا کلکتہ ۲۳؍مارچ کو جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔

۳۔ کبیرہ ۲۳؍مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔

اڑیسہ

۱۔ بھونیشور ۲۳؍مارچ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں غیر از جماعت افراد کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اس کے معاً بعد مولوی اسمٰعیل سونگھڑی ایک بڑا جلوس لے کر شرارت کی نیت سے سونگھڑہ سے بھونیشور آئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بروقت شہر کی انتظامیہ کی مدد حاصل ہو گئی اور شرارتی تدابیر سے ان کا مقصد ناکام ہو گیا۔ الحمد للہ۔

۲۔ پینگال ۲۳؍مارچ کو بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد عمل میں آیا۔ اور جلسہ کے اختتام پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۵۔ ۲۶ مارچ کو لجنہ اماء اللہ کا جلسہ ہوا جس میں لجنہ و ناصرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۵۔ ۲۵ مارچ کو جماعت احمدیہ بنگال نے ایک تبلیغی جلسہ عام کا اہتمام کیا جس میں پانچ صد سے زائد غیر از جماعت افراد شریک ہوئے نیز علاقے کے ممبر پارلیمنٹ اور سرکاری افسران اور ڈاکٹر صاحبان وغیرہ نے بھی شرکت کی۔ احمدی مقررین کے علاوہ شری پرمانند داس، شری آکاش مہانتی اور راجندر بہرام صاحب اور راج کیشور مہانتی صاحب نے بھی تقاریر کیں۔ اور جماعت کے بارے میں اچھے نیک تأثرات کا اظہار کیا۔

دو پریس رپورٹر بھی جلسہ میں شریک تھے۔ باہر سے تشریف لانے والے سب مہمانوں کی مشروبات اور لوازمات سے تواضع کی گئی۔

۳۔ سونگڑھ

۲۳ مارچ کو جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس روز ایک زیر تبلیغ دوست حنیف خان صاحب کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔

۴۔ کیندرا پاڑہ

۲۳ مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا جس میں غیر مسلم اور غیر احمدی افراد نے بھی شرکت کی۔ معزز مہمانوں کو دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا اور تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۵۔ کرڈاپلی

۲۳ مارچ کو جلسہ منعقد کیا گیا۔ مرکزی نمائندہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی آمد سے استفادہ کیا گیا۔ اس سے قبل ۲۲ مارچ کو ایک جلسہ عام کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں پانچ صد سے زائد غیر مسلم و غیر احمدی افراد نے شرکت کی اور احمدی مقررین کے علاوہ بعض غیر مسلم مقررین نے بھی اس جلسے سے خطاب کیا۔ تمام غیر از جماعت مہمانوں کو REFRESHMENT دی گئی۔

۶۔ کیرنگ

۲۳ مارچ کو مسجد احمدیہ کے وسیع و عریض احاطہ میں شایان شان رنگ میں جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد عمل میں آیا جس میں بعض غیر مسلم اور غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔

۷۔ چکوڑوارہ

۲۳ مارچ کو جلسہ منعقد کیا گیا جس میں غیر احمدی اور غیر مسلم دوست بھی شریک ہوئے جلسہ کے اختتام پر مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔

آندھرا پردیش

۱۔ حیدر آباد و سکندر آباد

۲۳ مارچ کو جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد کے زیر اہتمام شاہین فنکشن ہال میں وسیع پیمانے پر جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا جس کے لئے چار ہزار دعوتی کارڈ تقسیم کئے گئے تھے۔ ایک مخالف کی تقریر کے باوجود کثیر تعداد میں غیر از جماعت لوگوں نے شرکت کی۔

شر پسند عنصر نے جلسہ کے دوران بجلی کا فیوز اڑا کر پتھر پھینکے جس سے ایک احمدی نوجوان زخمی ہوا اور پٹاخہ بم بھی پھینکا گیا لیکن وہ پوری طرح پھٹ نہ سکا فوری طور پر شہر کی انتظامیہ نے شر پسندوں کو قابو کیا اور جنریٹر کے ذریعہ بجلی چالو کر کے رات گیارہ بجے تک جلسہ کا پروگرام جاری رہا دوران جلسہ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی ٹیلیویژن نے اس جلسہ کی خبر نشر کی اور تبلیغی مناظر دکھائے۔

۵۔ ۲۳ مارچ کو لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام ہمایوں نگر میں شاندار رنگ میں جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں ۲۰۰ سے زائد غیر از جماعت معززین شہر کی مستورات نے شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرات کے لئے دوپہر کے کھانے کا عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔

مردوں اور عورتوں کے دونوں جلسوں میں جڑچرلہ، چندا پور وغیرہ دیگر مقامات سے بھی احمدیوں نے شرکت کی۔

۲۔ جڑچرلہ

۲۳ مارچ کو جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۳۔ چندا پور

۲۳ مارچ کو ایک خوبصورت پنڈال تیار کر کے جلسہ کا اہتمام کیا گیا جس میں چندا پور کے علاوہ کاماریڈی اور قرب و جوار کے احمدی احباب نے بھی شرکت کی نیز متعدد مقامی غیر از جماعت افراد بھی شریک ہوئے۔

۴۔ چنتہ کنٹہ

۲۳ مارچ کو جلسہ پورے اہتمام کے ساتھ منایا گیا۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین جلسہ کے علاوہ پورے گاؤں کے امیر و غریب سب کے لئے کھانے کی دعوت کا انتظام کیا گیا۔ ساتھ کے گاؤں وڈمان کے احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی اور مخالفین کے منع کرنے کے باوجود غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔ اس روز ایک زیر تبلیغ دوست کو بیعت کرنے کی سعادت ملی۔ الحمد للہ

۵۔ ۲۴ مارچ کو لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام جلسہ ہوا جس میں غیر مسلم اور غیر احمدی خواتین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

۵۔ وڈمان

۲۴ مارچ کو وڈمان میں جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں مقامی غیر احمدی اور چنتہ کنٹہ کے احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرین کے لئے کھانے کی دعوت کا انتظام کیا گیا۔

۶۔ گنگلور

۲۳ مارچ کو جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ نئی جماعت ہے۔ غیر احمدی دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ جو مخالف حالات کے باوجود شریک ہوئے۔ جلسہ کے اختتام پر شیرینی اور چائے سے تواضع کی گئی۔

کرناٹک

۱۔ یادگیر

جماعت احمدیہ یادگیر نے صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں جہاں اجتماعی طور پر سحری اور افطاری کا انتظام کیا وہاں ۲۲ اور ۲۳ مارچ کو تین جلسوں کا اہتمام کیا۔ ایک جلسہ ۲۲ مارچ کی شب کو جو رات بارہ بجے تک جاری رہا۔ دوسرا جلسہ ۲۳ مارچ کی صبح کو منعقد ہوا اس دن مضافات سے آئے ہوئے ۹ زیر تبلیغ افراد نے بیعت کی۔

اسی روز رات کو جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد عمل میں آیا۔ تمام مہمانوں کو تینوں وقت کھانا کھلایا گیا۔ ۲۳ مارچ کو سینکڑوں کی تعداد میں گیس بھرے غبارے جن کے ساتھ تبلیغی فولڈر بندھے تھے فضا میں چھوڑے گئے۔ یہ نہایت خوبصورت منظر تھا۔

۵۔ ۲۶ مارچ کو لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔

۲۔ دیودرگ

۱۹ مارچ سے ۲۸ مارچ تک جشن تشکر کے پروگرام شاندار رنگ میں جاری رہے۔

۲۳ مارچ کو پوری تیاریوں اور پورے اہتمام کے ساتھ جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔ جس کی پبلسٹی کئی دن پہلے سے کی جا رہی تھی۔ بفضلہ تعالیٰ دیہاتوں سے کثیر تعداد میں لوگ تشریف لائے۔ اور دو بجے جلسہ صدر صاحب جماعت کی گلپوشی کی۔ پنچایت کے صدر صاحبان۔ ساہوکاروں۔ اور زمینداروں اور پٹیلوں وغیرہ کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ توقعات سے بڑھ کر مہمان تشریف لائے۔ پہلے چھ دیگ چاول تیار کروائے گئے تھے۔ یہ ختم ہونے پر مزید تیار کروائے گئے۔ گیارہ بجے سے مغرب تک مہمانوں کی دعوت کا سلسلہ جاری رہا۔ کچھ احباب جماعت یادگیر اور تیماپور سے بھی تشریف لائے تھے۔ جماعتی پرچم کے ساتھ قومی پرچم بھی لہرایا گیا۔ جماعت دیودرگ کے افراد تھوڑے اور ملازم پیشہ ہیں اکثروں نے ایک ایک ہفتہ رخصت لے کر جشن تشکر کی بھرپور تیاری میں حصہ لیا۔

۳۔ تیماپور

۲۳ مارچ کی شام کو جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا جو رات

گیارہ بجے تک جاری رہا۔

۴۔ بھیونڈی ___ جماعت بھیونڈی سے مخالفانہ ماحول کے باوجود ایک ہال ریزرو کروایا گیا اور لاؤڈ سپیکر کی اجازت حاصل کرکے پولیس کی حفاظت وغیرہ کے انتظامات کر کے ۲۳؍مارچ کو سارے شہر میں لاؤڈ سپیکر سے جلسہ کی منادی کی گئی اور منادی بڑی بڑی جماعت کا اچھے رنگ میں تعارف کرا دیا گیا۔ اس کے بعد جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔

۰—۲۵؍مارچ کو لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام علیحدہ جلسہ منعقد کیا۔

۵۔ پسا گر ___ ۲۶؍مارچ کو جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے۔ شری پی پیتی بانڈے اسسٹنٹ کمشنر ساگر اور شری جزیرہ سٹیم موٹس بنس پریذیڈنٹ ساگر نے شرکت کی۔ شموگہ کے صدر جماعت اور مبلغ سلسلہ کے علاوہ شموگہ اور سوراب کے خدام نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین کو کھانا کھلایا گیا۔

۶۔ شموگہ ___ ۲۳؍مارچ کو شایان شان رنگ میں جلسہ یوم مسیح موعود کا اہتمام کیا گیا۔ جس کی تشہیر کے لئے اشتہارات ہینڈبلز اور دعوتی کارڈ چھپوا کر تقسیم کئے گئے۔ چنانچہ غیر از جماعت احباب نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ جناب اے اے پی ۔سی۔ ڈی پولیس آفیسر مہمان خصوصی تھے۔ سوراب اور ساگر کے احمدی احباب نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی۔

تامل ناڈو

۱۔ مدراس ___ ۲۳؍مارچ کی شب مشن ہاؤس میں جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد عمل میں آیا۔ ۲۴؍مارچ کو جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد عمل میں آیا جس میں مختلف مذاہب کے نمائندگان نے تقاریر کیں اور اپنے اپنے پیشوایان کی سوانح بیان کی۔ اس جلسہ میں مختلف مذاہب کے

تعلق رکھنے والے تعلیم یافتہ احباب نے شرکت کی۔

۰—۲۵؍مارچ کو صبح ۹ بجے تا رات ۸ بجے لجنہ و ناصرات کی تقاریب منعقد ہوئیں۔ غرباء کے علاوہ تمام حاضرات اور خدام و انصار کے لئے بھی انہوں نے پر تکلف دعوت کا اہتمام کیا۔ جزاھن اللہ خیراً۔

۲۔ ستان کولم ___ ۲۴؍مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منایا گیا اور ۲۵؍مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔

۰—۲۵؍مارچ ہی کو لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر احباب جماعت اور غیر از جماعت بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۳۔ میلا پالیم ___ ۲۴؍مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد عمل میں آیا۔ ۲۵؍مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا گیا جس میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

کیرلہ

۱۔ پینگاڈی ___ ۲۳؍مارچ کو شایان شان رنگ میں جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔

۲۔ پیلا کرہ ___ ۲۳؍مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد عمل میں آیا۔ اور اسی روز صبح کے وقت لجنہ نے اپنا علیحدہ جلسہ منعقد کیا۔

۳۔ ازانلور ___ ۲۳؍مارچ کو سہ پہر جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں غیر احمدی بھی شامل ہوئے۔

پونچھ و کشمیر

۱۔ جموں ___ ۲۳؍مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔

۲۔ سرینگر ___ ۲۳؍مارچ کو جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۳۔ کیمبڈرواہ ___ ۲۳؍مارچ کی سہ پہر کو شایان شان رنگ میں جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ محکمہ پولیس اور محکمہ بجلی نے بھرپور تعاون دیا۔ اس شاندار جلسہ سے غیر احمدی بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

۴۔ یاڑی پورہ ___ ۲۳؍مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا جس میں یاڑی پورہ کے علاوہ نوشہرہ۔ بانسو۔ کاٹھ پورہ۔ برازلو اور آرونی وغیرہ کے احباب جماعت نے شرکت کی۔

۲۴؍مارچ کو بعد نماز جمعہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

۰—صد سالہ تقاریب کی خوشی میں نصف کوئنٹل کے قریب شیرینی تمام تعلیمی اداروں کے طلباء اور مرکزی و ریاستی دفاتر میں تقسیم کی گئی اور پوری بستی میں سوائے چند کے سبھوں نے بڑی خوشی سے یہ تحفہ قبول کیا۔

۵۔ کوریل ___ ۲۴؍مارچ کو کوریل میں جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔ جس میں آسنور کے دوست بھی شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر ۲ افراد نے بیعت بھی کی۔

۶۔ آسنور ___ ۲۳؍مارچ کو جماعت آسنور و کوریل نے مشترکہ طور پر شاندار رنگ میں جلسہ یوم مسیح موعود کا اہتمام کیا اور پوری بستی میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۷۔ ناصر آباد ___ ۲۳؍مارچ کو بڑے بس سٹاپ جلسہ گاہ میں اچھے پیمانے پر جلسہ منایا گیا۔

۸۔ ہموسان ___ ۶۵ء کے بعد پہلی مرتبہ جماعت ہموسان نے اس شان سے جلسہ یوم مسیح موعود منایا

جلسہ کے اختتام پر تمام حاضر احمدیوں اور غیر احمدیوں کو کھانا کھلایا گیا۔

۹۔ ریشی نگر ___ ۲۳؍مارچ کو بعد نماز مغرب جلسہ یوم مسیح موعود شایان شان طریق پر منایا گیا۔ جماعت کی دعوت پر ۲۵؍مارچ کو ڈپٹی کمشنر صاحب۔ اسسٹنٹ کمشنر صاحب اور تحصیلدار صاحب اور S.H.O صاحب ریشی نگر تشریف لے آئے جماعت کی طرف سے استقبالیہ پیش کیا گیا۔ آخر میں D.C صاحب نے جماعت سے خطاب کیا صد سالہ جشن کی مبارک باد دیتے ہوئے جماعت کے کاموں کو سراہا۔

۰—۲۳؍مارچ بعد نماز ظہر لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد عمل میں آیا۔

۱۰۔ شورت ___ ۲۳؍مارچ کو بارش کے سبب باہر عیدگاہ میں جلسہ منعقد نہیں کیا جا سکا۔ البتہ مسجد احمدیہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام کر کے جلسہ منایا گیا۔ مستورات نے بھی پردہ کی رعایت سے استفادہ کیا۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

۲۴؍مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ منعقد ہوا۔ شرکاء جلسہ میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۱۱۔ ہاری پاریگام ___ ۲۳؍مارچ کو جلسہ منایا گیا۔ اس کے بعد جلوس بھی نکالا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ جلسہ اور جلوس میں غیر احمدی احباب نے بھی حصہ لیا۔

۱۲۔ اندورہ ___ ۲۳؍مارچ کو جلسہ منعقد کیا گیا۔ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اور اختتام جلسہ پر چائے سے تواضع کی گئی۔

۱۳۔ چارکوٹ ___ ۲۳؍مارچ کو جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔ تمام بڑے چھوٹے مرد و زن سب نے جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر سب کے لئے اجتماعی طور پر کھانے کا انتظام کیا گیا۔

۱۴۔ پونچھ ۲۳ مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود شاندار رنگ میں منایا گیا جس میں قرب وجوار کی جماعتیں لوہارکہ۔ کالابن کوٹلی۔ گورساہی۔ پسلواہ پٹھانہ تیر۔ منکوٹ۔ چھونگاں۔ شنشیدرہ۔ دڑدلیاں۔ نوناں باڑی وغیرہ سے ۳۰۰ احمدی احباب تشریف لائے۔ نیز پونچھ شہر کے معززین نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے دوران علاقے کے ایم ایل اے چوہدری محمد بشیر صاحب تشریف لائے اور جلسہ کی صدارت کی اور مستقل نمائش جو تیار کی جا چکی تھی کا مشاہدہ کیا۔ نیز ۲۴ مارچ کو جناب ڈپٹی کمشنر صاحب اور معززین شہر مسجد احمدیہ تشریف لائے اور باقاعدہ نمائش کا افتتاح عمل میں آیا۔

مہاراشٹر

۱۔ بمبئی ۲۳ مارچ کو ۷۰۰ ۔۔۔ ہوٹل کے ہال میں جلسہ یوم مسیح موعود پورے اہتمام سے منایا گیا۔ شہر کے معززین کو مدعو کیا گیا تھا۔ ٹیلیویژن کے نمائندے بھی تشریف لائے تھے۔ بفضلہ تعالیٰ بجے کے نیشنل پروگرام میں اس جلسے کی خبر اور مختصر فلم کا صدقہ کیا گیا۔ اس دن رات کو مشن ہاؤس کے احاطہ میں جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا۔

۲۔ پونہ منیر احمد صاحب مجیب بشیر صدر جماعت پونہ نے لکھا کہ مکرم خلیل احمد صاحب شیخ اور مکرم طاہر احمد صاحب عارف بمع اپنی فیملیوں کے اور عزیز نبیل احمد صاحب مختلف مقامات سے ایک دن قبل صد سالہ تقاریب منانے کے لئے پونہ آگئے تھے۔ قربانی کرنے اور غرباء کو کھانا کھلانے وغیرہ کا پروگرام بنا لیا گیا تھا لیکن مخالفین سے یہ بات برداشت نہ ہو سکی اور بلوائیوں کا ایک ہجوم حملہ آور ہو گیا۔ لیکن پولیس کی بروقت مداخلت سے حالات پر قابو پا لیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایسا سامان فرمایا کہ پولیس نے ہمیں اور مخالف گروپ کے چند لوگوں کو بلا کر اختلاف کی حقیقت معلوم کی اور ہمارے عقائد و تعلیمات

سن کر ہر قسم کے تعاون اور حفاظت کا وعدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ مخالفین کو سمجھ عطا فرمائے۔

۳۔ ساونت واڑی ۲۳ مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا جس میں ساونت واڑی کے احباب جماعت کے علاوہ ہنگی اور بیجاپور کے احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ جملہ احمدیوں اور غیر از جماعت لوگوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

● مساکین یتامیٰ اور اسیروں کو کھانا کھلانے اور خوشی میں شریک کرنے کے پروگرام

● قادیان

یوپی

۱۔ شاہجہانپور ۲۴ مارچ کو بعد نماز جمعہ غرباء و مساکین کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔

● بہار

۱۔ آرہ ۲۴ مارچ کو جماعت نے ۱۰۰ مساکین کو کھانا کھلانے کا انتظام کیا۔

۲۔ جمشید پور ۲۳ مارچ کو غرباء میں نقدی اور پارچات تقسیم کئے گئے۔

● بنگال

۱۔ کلکتہ ۲۴ مارچ کو ایک سو مساکین اور ۲۵ مارچ کو ایک سو سے زائد بیوگان و یتامیٰ کو کھانا کھلایا گیا۔ اور ۲۶ مارچ کو علی پور سنٹرل جیل کے ۸۰۰ سے زائد قیدیوں میں پھل تقسیم کئے گئے۔ ان سب پروگراموں کی تفصیل اخبارات میں شائع ہوئی۔

۲۔ چھوٹا کلکتہ ۲۳ مارچ کو

مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔

۳۔ کیرنگ مورخہ ۲۶ مارچ اور ۲۷ مارچ کو ہسپتال میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مریضوں کو پھل اور مختلف کھانے کی چیزوں کا تحفہ پیش کیا گیا۔

● اڑیسہ

۱۔ بھوبنیشور ۲۵ مارچ کو ۲۰۰ غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ ۲۶ مارچ کو لوکل جیل میں جا کر ۲۷۰ قیدیوں کو ناشتہ کروایا گیا اور حضور کا پیغام تقسیم کیا گیا اور مسلمان قیدیوں کے لئے قرآن کریم کے نسخے فراہم کئے گئے۔

۲۔ بینگال ۲۶ مارچ کو اجتماعی دعوت کا انتظام کیا گیا جس میں بستی کے سب افراد امیر غریب مرد عورت بچے سب شریک ہوئے۔

۳۔ کیندرا پاڑہ ۲۴ مارچ کو جماعت کے افراد نے کھانا اکٹھا کیا اور مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔

۴۔ چودوار اگرچہ جماعت مختصر ہے لیکن چند احباب نے مل کر لیبر کالونی میں جا کر ۱۰۰ غرباء کو پھل اور بسکٹ کے پیکٹ تقسیم کئے۔

۵۔ کرڈاپلی ۲۴ مارچ کو ۲½ کوئنٹل چاول اور تین سو روپے نقد مساکین میں تقسیم کئے گئے۔ اور ہسپتال میں جا کر تمام مریضوں کو پھل اور بسکٹ وغیرہ کا تحفہ پیش کیا اور ۲۶ مارچ کو گاؤں کے سب افراد کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا۔

۶۔ کیرنگ ہمسایہ گاؤں کے افراد جو آگ لگنے سے متاثر تھے دو کوئنٹل چاول اور ۶۰۰ روپے نقدی امداد دی گئی۔ علاوہ ازیں ہسپتال میں مریضوں کی عیادت کر کے پھل وغیرہ تحفۃً پیش کئے گئے۔ مجموعی طور پر ۸ بکرے صدقہ کر کے

گوشت تقسیم کیا گیا۔

● آندھرا پردیش

۱۔ حیدرآباد تین بکرے صدقہ کر کے مساکین میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ نیز دس بکرے قربانی کر کے تمام احباب جماعت میں گوشت تقسیم کیا گیا۔

۲۔ جڑچرلہ ۲۴ مارچ کو ۲۵ غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔

۳۔ چنتہ پور ۲۳ مارچ کو مساکین اور یتامیٰ کو کھانا کھلایا گیا۔ نیز صبح دوپہر اور شام کو جملہ مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا۔

۴۔ چنتہ کنٹہ ۲۳ مارچ کو تین جانور ذبح کر کے مساکین میں گوشت تقسیم کیا گیا اور چھ کوئنٹل چاول تقسیم کئے گئے۔ نیز یتامیٰ اور بیوگان میں کپڑے تقسیم کئے گئے۔ اور پورے گاؤں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ ہسپتال میں مریضوں کی عیادت کر کے دودھ اور ڈبل روٹی مہیا کی گئی۔ پولیس اسٹیشن میں زیر حراست افراد کو پھل اور دودھ فراہم کیا گیا۔ گورنمنٹ پرائمری اور ہائی سکول کے طلباء میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔
لجنہ نے بھی غرباء میں پارچات تقسیم کئے۔

● کرناٹک

۱۔ بنگلور ۲۴ مارچ کو شہر کے قریب یتیم بچوں کو کھانا کھلایا گیا۔

۲۔ یادگیر ۲۴ مارچ کو صبح سے دوپہر تک ۱۰۰ سے زائد مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ ۲۶ مارچ کو پانچ ہسپتالوں کے ۵۵ مریضوں کی عیادت کی گئی اور انہیں میوہ جات کا تحفہ پیش کیا گیا۔

۳۔ تیماپور قریباً ۱½ کوئنٹل چاول پکوا کر ۲۴ اور ۲۵ مارچ کو مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔

۴۔ ساگر ـــ ۲۳ مارچ کو ہسپتال میں جاکر مریضوں کو بریڈ اور سنگتروں کا تحفہ پیش کیا گیا اور جیل میں جاکر تمام قیدیوں میں شیرینی اور سنگتروں کا تحفہ پیش کیا گیا۔

۵۔ ڈیوورگ ـــ ۲۳ مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود میں دیوورگ اور ارد گرد کے دیہاتوں سے سینکڑوں کی تعداد میں تشریف لائے مہمانوں کو کھانا کھلانے کے علاوہ مساکین، یتامیٰ اور بیواؤں کے لئے کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا۔

۶۔ شموگہ ـــ ۲۳ مارچ کو جماعت کے احباب مختلف وفود کی صورت میں سرکاری ہسپتال۔ ڈسٹرکٹ جیل۔ نابینا بچوں کے سکول اور دیگر پرائمری اور ہائر سکنڈری سکولوں میں جاکر ملاقات کی گئی جماعت کا تعارف اور صد سالہ جشن تشکر کی غرض و غایت بتا کر پھل اور مٹھائی وغیرہ تحفہ پیش کیا گیا۔ اس کے علاوہ ایک جانور ذبح کرکے گوشت تقسیم کیا گیا۔

۔۔ تامل ناڈو

۱۔ مدراس ـــ ۲۳ مارچ کو ۲۵۰ مساکین کو پُر تکلف کھانا کھلایا گیا جس میں ۲۵ نابینا طلباء بھی تھے ۱۵۰ مساکین میں دو دو کلو چاول تقسیم کئے گئے۔ ۵۰ غرباء میں پاجامے تقسیم کئے گئے۔ ایک ہوسٹل میں ۲۵ نابینا طلباء ہیں ان میں سے ۱۰ طلباء کو چلنے پھرنے کے لئے FOLDING STICK کی ضرورت تھی جو جماعت کی طرف سے انہیں مہیا کی گئی۔ نیز ان طلباء کے لئے کیسٹس بھی فراہم کئے گئے۔

۲۔ کوٹار ـــ غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ ۲۰۰ طلباء میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ مقامی ہسپتال کے ۱۰۰ مریضوں میں ناشتہ اور ڈاکٹروں اور ملازموں میں کیک تقسیم کئے گئے۔ ۱۱۰ قیدیوں کو دوپہر کا کھانا دیا گیا۔ ۲۴ اور ۲۵ مارچ کو عوام میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۳۔ ستان کولم ـــ ۲۳ مارچ کو ۱۲۵ یتامیٰ و بیوگان کو کھانا کھلایا گیا۔

۴۔ میلا پالیم ـــ ۲۳ مارچ کو ۱۰۰ مساکین اور یتامیٰ کو کھانا کھلایا گیا۔ ۲۴ مارچ کو ۱۵۰ قیدیوں میں پھل پیش کئے گئے۔

۔۔ کیرلہ

۱۔ پینگاڈی ـــ ۲۴ مارچ کو متعدد غیر مسلم و غیر احمدی غریب گھرانوں میں چاول تھیلیوں میں پیک کرکے تقسیم کئے گئے۔

۲۔ الاتلور ـــ جانور ذبح کرکے گوشت اور نقدی بھی غرباء میں تقسیم کی گئی۔

۳۔ کوچین ـــ ۲۴ مارچ کو ایک کوئنٹل چاول غرباء میں تقسیم کئے گئے۔

۔۔ پونچھ کشمیر

۱۔ پونچھ ـــ مبلغ سلسلہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر اور جماعت پونچھ نے قیدیوں کو صد سالہ جشن تشکر کی خوشیوں میں شریک کرنے کے لئے خصوصی پروگرام بنایا۔ اور سپرنٹنڈنٹ صاحب جیل سے مل کر جیل کے احاطہ میں ایک خصوصی تقریب منعقد کرنے کی تجویز رکھی۔ جس کے لئے ڈپٹی کمشنر صاحب کو مدعو کیا گیا اور دو صد معززین کو دعوتی کارڈ بھجوائے گئے۔ ضلع سطح کے افسران کو بھی مدعو کیا گیا۔ چنانچہ ۲۴ مارچ کی سہ پہر پونچھ جیل میں یہ تقریب منعقد ہوئی جس میں D.C صاحب اور D.S.P صاحبان سب جج ۔ C.M.O. کے علاوہ ۷۵ کے قریب پولیس اور جیل کے عملہ اور دیگر معززین شہر کل ۳۵۰ افراد نے شرکت کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے جماعت کی اسلامی خدمات کا تعارف کرایا اور اس جشن تشکر کی خوشی میں قیدیوں کو شریک کرنے کی اہمیت بتائی۔ اس پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے جناب مہندر سنگھ صاحب پی پی ایس ایڈووکیٹ اور مکرم محمد زمان صاحب ایڈووکیٹ نے تقاریر کیں بعدہٗ ایک قیدی میر محمد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے جماعت کی طرف سے قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں جناب ڈپٹی کمشنر محترم مشتاق احمد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے جماعت کی اسلامی خدمات اور خاص طور پر قیدیوں کے متعلق کی جا رہی خدمات کی بہت تعریف کی بتایا کہ ضلع کا کمشنر ہونے کے باوجود مجھے کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ جیل کی اونچی دیواروں کے اندر بھی کبھی جاکر دیکھوں لیکن آج جماعت احمدیہ کے اس پروگرام نے میرے اندر یہ احساس بیدار کر دیا ہے جس کے لئے میں جماعت احمدیہ کا ممنون ہوں۔

تقریری پروگرام کے بعد جملہ حاضرین کو REFRESHMENT دی گئی۔ اور تمام قیدیوں میں جماعت کی طرف سے پھلوں کا تحفہ پیش کیا گیا۔

۲۔ بھدرواہ ـــ ۲۲ مارچ کو احباب جماعت نے غرباء و مساکین کو مدعو کرکے ان کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر دوپہر کا کھانا کھایا۔ مستورات کے لئے بھی علیحدہ کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ غرباء میں آٹا اور چاول بھی تقسیم کئے گئے۔

۳۔ سرینگر ـــ ایک بکرا ذبح کرکے ہمسایوں اور مساکین میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ ۲۵ مارچ کو خون کا عطیہ پیش کرنے کا پہلا کیمپ لگایا گیا جس میں کشمیر کی مختلف جماعتوں سے کثیر تعداد میں نوجوان خون کا عطیہ پیش کرنے کے لئے تیار تھے لیکن پہلے مرحلہ کے طور پر ۲۵ نوجوانوں کے خون کا عطیہ لیا گیا۔

۴۔ باڑی پورہ ـــ ۲۳ مارچ کو جانور ذبح کرکے ۱½ کوئنٹل گوشت غیر از جماعت لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ انفرادی طور پر غرباء کو کھانا بھی کھلایا گیا۔ باڑی پورہ کے ۴ نوجوانوں کے خون کا عطیہ قبول کیا گیا۔

۵۔ کاٹھ پورہ میں بھی جانور ذبح کرکے بستی والوں میں گوشت تقسیم کیا گیا۔

۵۔ کوریل ـــ بیوگان و یتامیٰ کو کھانا کھلایا گیا۔ نقدی سے امداد دی گئی اور ۴ خدام سے خون کا عطیہ قبول کیا گیا۔

۶۔ آسنور ـــ ۲۳ مارچ کو جانور ذبح کرکے گوشت تقسیم کیا گیا۔ نیز ۲۴ مارچ کو ۱۰۰ روپے نقد غرباء میں تقسیم کئے گئے۔ ۵ خدام کے خون کا عطیہ قبول کیا گیا۔

۷۔ ناصر آباد ـــ دو جانور ذبح کرکے ۱½ کوئنٹل گوشت تقسیم کیا گیا۔ اور ہمسایہ بستی والوں کو کھانے پر مدعو کیا گیا۔ گورنمنٹ ہائی سکول ناصر آباد کے نادار طلباء کو ڈیڑھ ہزار روپے کی نقد امداد دی گئی۔

۸۔ ہموسان ـــ ۲۳ مارچ کو غیر احمدیوں کو کھانا کھلایا گیا۔

۹۔ ریشی نگر ـــ جماعتی طور پر سات جانور ذبح کرکے تمام بستی میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ ۶ خدام کے خون کا عطیہ پیش کیا گیا۔

۱۰۔ شورت ـــ جانور ذبح کرکے سب گھروں میں اور چھ صد سے زائد غیر احمدیوں میں بھی یہ گوشت تقسیم کیا گیا اور تمام گھروں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۱۱۔ یاری پورہ گام :۔ دو جانور ذبح کرکے ایک کوئنٹل کے قریب چاول پکوائے گئے اور غرباء کو کھانا کھلایا گیا لجنہ اماء اللہ کی طرف سے شیرینی اور حلوہ تقسیم کیا گیا۔

۔۔ مہاراشٹر

۱۔ ساونت واڑی :۔ ۲۳ مارچ کو ایک بکرا صدقہ کرکے غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا۔

۲۔ پونہ :۔ غرباء کو کھلانے کی تیاری کرلی گئی تھی لیکن شر پسند مولویوں کے ہجوم سے یہ پروگرام میں خلل پڑ گیا۔

۳۔ بمبئی :۔ ایک جانور ذبح کیا گیا بعد جلسہ غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا۔

پورٹ بلیر انڈمان :۔ دو بکرے

اعداد و شمار مطلوب ہیں

جماعتوں کی طرف سے صد سالہ جشن تشکر کی تقاریب کی تفصیلی رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں جن کا خلاصہ نکال کر حضور انور کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اور اخبار بدر میں شائع کروایا جا رہا ہے۔ لیکن بہت کم جماعتیں اعداد و شمار درج کرتی ہیں۔ جس سے اصل مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے گزارش ہے کہ جن جماعتوں نے رپورٹیں بھجوا دی ہیں وہ بھی مندرجہ ذیل کوائف سے جوبلی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

● غرباء و مساکین و یتامیٰ کو کھانا کھلانا۔ تعداد غرباء کی الگ۔ یتامیٰ و بیوگان کی الگ الگ ہو۔ کس قدر چاول وغیرہ پکائے گئے۔ کس قدر نقدی کی صورت میں امداد دی گئی۔ پارچات کتنی تعداد میں یا کوئی اور امداد معین مقدار اور تعداد میں ہونا چاہیئے۔

● اسیران کے لئے پروگرام: کتنے قیدیوں کو کیا تحفہ پیش کیا گیا۔ اسی طرح مریضوں یعنی کتنے مریضوں کو کیا کیا تحفے دیئے گئے۔ پھلوں ان کی بھی تعداد معین طور پر دی جائے۔

پریس و پبلسٹی:۔ کتنی مرتبہ پریس کانفرنس ہوئی۔ کل کتنے اخبارات میں رپورٹیں شائع ہوئیں تعداد مع نام اخبارات ریڈیو سے کتنی مرتبہ خبریں وغیرہ نشر ہوئیں تاریخوار۔

T-V سے کتنی مرتبہ نشریات ہوئیں۔ تاریخوار وقت بھی بتایا جا سکتا ہے۔ رپورٹ بالکل مختصر صرف اعداد و شمار کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

سیکرٹری مرکزی جوبلی کمیٹی

مرض اٹھرا کا شافی علاج

اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ

شفا دینے والا صرف خدا تعالیٰ ہے

بفضلہ تعالیٰ مرض اٹھرا کی مفید و مجرب یقینی دوا ہے اس کے استعمال سے ہزاروں بے اولاد گھرانے آباد ہو چکے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ اور اپنی بیماری بھی تفصیل سے تحریر کریں۔

DR - DILAWER KHAN - ALARFIAT HOSPITAL
AHMADIYYA CHOWK QADIAN - PIN 143516
DISTT - GURDASPUR (P.B.) INDIA

اعلان

تمام اراکین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مرکز میں باقاعدہ تبلیغ کمیٹی کام کر رہی ہے۔ اور متلاشیان حق کی طرف سے آنے والے خطوط کا جواب دیا جاتا ہے اور ان کو جماعتی لٹریچر طلب کرنے پر بھجوا دیا جاتا ہے۔ لہذا تمام مجالس سے گزارش ہے کہ اپنے اپنے علاقہ سے زیر تبلیغ اور جماعت کے بارے میں دلچسپی رکھنے والے احباب کے پتہ جات دیگر کوائف شعبہ تبلیغ مرکزیہ کو ارسال فرمائیں تاکہ ان احباب سے ساتھ براہ راست خط و کتابت کی جا سکے اور صحیح طور پر ان کو جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا جا سکے۔

شعبہ تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ قادیان

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

AUTHORISED DISTRIBUTORS

AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS

PERKINS P3 P4 P6 P6/354

AUTOCENTRE

آٹو ٹریڈرز

ہر قسم کی گاڑیوں۔ پٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات۔ تار کا پتہ AUTOCENTRE کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ ٹیلیفون نمبرز 28-5222 / 28-1652

AUTOTRADERS 16 MANGOELANE CALCUTTA-700001 (۱۶ مینگولین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:۔ عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان جمشید ساڑی سنٹر۔ صالح پور۔ کٹک۔ (اڑیسہ)

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

پیش کرتے ہیں۔ بانی پولیمرز کلکتہ ۔ ۹

ٹیلیفون نمبرز:۔ ۵۲۰۶ ۔ ۵۱۳۷ ۔ ۲۰۲۸ ۔ ۴۳

اعلان بسلسلہ گمشدہ رسید بک

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ ایک رسید بک نمبر ۱۸۸۰ دوران سفر مکرم سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ دہلی سے گم ہو گئی ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس رسید بک کو منسوخ سمجھا جائے اور اس پر کسی قسم کی جماعتی چندہ کی ادائیگی نہ کی جائے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA -700073

الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ
ترجمہ:- دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے

MOHAMMED RAHMAT PHONE C/o 396008

A Z SPECIALIST IN ALL KINDS OF TWO WHEELER MOTOR VEHICLES

45-B PANDUMALI COMPOUND
DR. BHADKAMKAR MARG BOMBAY - PH. 400008

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِى الْقُرْآنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

THE JANTA PHONE :- 279203
CARD BOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD CORRUGATED BOXES AND DISTINCTIVE PRINTERS
15-PRINCEP STREET CALCUTTA - 700072

اِرْشَاد نبوی ﷺ
اَسْلِمْ تَسْلَمْ
اسلام لاؤ تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جاؤ گے
محتاج دعا، یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہان میں ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS & ELECTRIC CONTRACTORS
TARUN BHARAT CO OP HOUSE SOCT
PLOT NO 6 GROUND FLOORE OLD CHAKALA
OPP CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
PH- OFFICE - 6348179
RESI - 6289389 } BOMBAY - 400099

أَطِعْ أَبَاكَ
اپنے باپ کی اطاعت کر
(حدیث نبوی)

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS
DEALERS IN TIMBER TEAK POLES. SIZES
FIRE WOOD, MANUFACTURERS OF WOODEN
FURNITURE ELECTRICAL ACCESSORIES ETC
PO VANIYAMBALAM (KERALA)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز
(پتہ)
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری ناظم آباد کراچی - فون ۶۶۹۴۴۳

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

AUTOWINGS
15, SANT HOME HIGH ROAD
MADRAS - 600004
PHONE NO 76360
74350 }

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس بستا کسٹ جیون ڈیلیسر۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اُڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENTS DEALERS

CHANDAN BAZAR, BHADRAK, Distt.- BALASORE (ORISSA)

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!

(کشتی نوح)

پیشکش:۔ **ROYAL AGENCY**

PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS.

CANNANORE - 670001, PHONE NO. 4498.

HEAD OFFICE - P.O. PAYANGADI - 670303. (KERALA)

PHONE NO. 12.

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس، کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس، انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کے لئے تشریف لائیں

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس،

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۲/۱۳/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

(فون نمبر:۔ ۴۲۹۱۶)

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders,

WHOLESALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.

SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD - 500002.

PHONE NO. 522860.

"وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۸)

NIR ®

پیش کرتے ہیں:۔

CALCUTTA - 15.

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

Regd. No P. GDP 6

Phone No. 35

The Weekly Badr QADIAN 143516

25 MAY 1989

KHILAFAT NUMBER

PRICE Rs 3.00

ESTABLISHED 1956

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : **BANI HOUSE** 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)
CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137
CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 27-2185 CABLE : AUTOMOTIVE

دُعاؤں کے محتاج : ظفر احمد بانی، مظہر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محمود احمد بانی
پسران میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم و مغفور

Only Title Printed at HAMDARD PRINTING PRESS JALANDHAR